چاہا کہ ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ کو پہاڑ اور کند پر لیجا دے کہ اگر امرا راہ بیوفائی مسلوک رکھکر سلطان احمد میرزا سے ملحق ہو دین حضرت سے محروس اور مصئون رہے مولانا قاضی شیخ برہان الدین بلخی کے خاندان سے تھا اور اعیان اندجان کے سلک مین انتظام رکھتا تھا مانع آیا اور ظہیر الدین محمد بابر شاہ کہ اُسکے بعد صریحاً نام اُس کا مذکور نکر کے ساتھ فردوس مکانی کے اکتفا ہوگا حصار اندجان مین داخل ہوا ارباب جاہ برج و بارہ کی محافظت مین مشغول ہوئے اور حسین یعقوب اور امیر قاسم قوچین جو فرغستان مین انتظام کے واسطے نامزد ہوئے تھے باز آئے اور لوازم اخلاص مین کسی طرح کی تقصیر نہ کی اور سلطان احمد میرزا کہ فردوس مکانی کا چچا ہوتا تھا خجند اور فرغانہ کو مسخر کر کے اندجان کے چار فرسخ پر آیا اُس حالت مین ایک ارباب اندجان سے مشہور بہ محمد درویش کہ مخالفت کے سبب تیغ قہر فردوس مکانی سے نوازش پائی اور آنحضرت نے مولانا قاضی اور اوزون حسن اور خواجہ حسین کو سلطان احمد میرزا کے پاس بھیجکر پیغام کیا کہ یہ امر نہایت ظاہر ہے کہ سمرقند کو چھوڑ کر اندجان مین اقامت نہ فرمادینگے اس صورت مین اگر حکومت اس دیار کی بدین جانب کو کہ مثل فرزند کے ہے تفویض فرمادین مدت العمر اطاعت کے راستہ پر مستقیم ہو کر مخالفت نکریگا سلطان احمد میرزا اس بات سے متاثر ہو کر مقام صلح مین ہوا لیکن ارکان دولت اُسکے اپنے ارادہ سے نہ باز آئے کلمات پریشان زبان پر لائے اور قلعہ کی تسخیر مین عازم ہو کر سعی موفورہ عمل مین لائے اُس عرصہ مین فردوس مکانی کی قوت طالع سے سمرقندیون کے لشکر مین وباے اسپ مین شیوع پایا طویلہ طویلہ اسپ سقط ہوئے اور سپاہی گھوڑون کے مفقود ہونے سے مضطرب اور سراسیمہ ہوئے اور بہی سمرقندیونکی اُردو مین ظاہر ہوئی سلطان احمد میرزا نے پھر بر سر صالح ہو کر امیر درویش محمد کو اس مہم کے تصفیہ کیواسطے مامور کیا اور فردوس مکانی کیطرف سے حسن یعقوب اُس کام پر مقرر ہوا دونون نے عیدگاہ مین ملاقات کی اور موافقت کے بارہ مین ہمکلام ہو کر صلح کی اور سلطان احمد میرزا سمرقند کیطرف متوجہ ہوا لیکن قضاے آلہی سے راستہ مین فوت ہوا سلطان محمود بن یونس خان دوسری طرف سے فرغانہ مین متوجہ ہوا جب اخسی مین پہونچا جہانگیر میرزا برادر فردوس مکانی کہ حاکم وہان کا تھا تاب مقاومت نلایا اور ساتھ امراے معتمد مثل درویش علی اور میرزا قلی کوکلتاش اور محمد باقر اور شیخ عبداللہ سبک اور آقا اویس لاغری وغیرہ کے قلعہ طغیانی کے قصبہ کاسان کیطرف کہ الکاے آقا اویس لاغری سے تھا اور ناصر میرزا فردوس مکانی کا چھوٹا بھائی تھا اور اُس جگہ اقامت رکھتا تھا گرم عنان ہوا اور سلطان محمود خان بن یونس خان نے تعاقب کیا جب نزدیک پہونچا سب نے اطاعت کر کے کاسان کو اُسکے سپرد کیا اور سلطان محمود خان بن یونس خان پھر اخسی مین گیا کسواسطے کہ کچھ کام پیش نگیا تھا لیکن عارضہ نے اُسپر تسلط کیا اپنی ولایت کا راستہ پکڑا مقارن اس حال کے ابابکر حاکم کاشغر اور ختن نے حدود اور کند کیطرف کھینچکر تعذیب عباد اور تخریب بلاد کی اور جب مولانا قاضی اور دوسرے امرا اُسکے دفع کو مامور ہوئے صلح کر کے اُسنے بھی اورون کے مانند اپنے مقر کیطرف بازگشت کی اور فردوس مکانی نے فرغانہ مین جا کر حسن یعقوب کو صاحب اختیار ملکی اور مالی اور حاکم اندجان کیا اور سنہ ۹۰۰ نوسو ہجری مین حسن یعقوب کی اوضاع اور اطوار سے بوئے مخالفت استشمام فرمائی بطور تاخت اندجان کیطرف متوجہ ہوا اور اُس وقت مین کہ حسن یعقوب شکار کیواسطے گیا تھا اُس مقام مین داخل ہوا حسن یعقوب یہ خبر سنکر سمرقند کے باہر سے بھاگا اور امیر قاسم قوچین نے امور ملکی اور مالی مین مشغول ہو کر ایک جماعت حسن یعقوب کی تعاقب مین دوڑائی چنانچہ اخسی کے حوالی مین حسن یعقوب نے اُس جماعت پر شبخون مارا اور اُس شب تاریک مین وہ غلطی سے اپنے ایک نوکر کے ہاتھ زخم تیر سے مارا گیا

اور اپنی سزا سے اعمال کو پہونچا اور اسی سال ابراہیم سارا و حاکم قلعہ اشیرو نے باغی ہوکر خطبہ بائیسنقر میرزا ابن سلطان محمود میرزا کے نام پڑھا چنانچہ فردوس مکانی نے وہان جاکر محاصرہ کیا اس صورت مین چالیس روز کے بعد ابراہیم سارا با تیغ و کفن قلعہ سے برآمد ہوا اور آنحضرت نے اُسکا جرم معاف کیا اور خجند کی طرف سوار ہوا اور وہان کے حاکم نے جب بے مضائقہ قلعہ کو تفویض کیا وہان سے شاہرخیہ کیطرف روانہ ہوا تاکہ اپنے خال سلطان محمود بن یونس خان سے کہ بعد مراجعت اخسی کے وہان رہتا تھا ملاقات کرے اور جب اُسکی مجلس مین آیا خان مذکور مراسم تعظیم و تکریم بجا لاکر ایستادہ ہوا اور فردوس مکانی رعایت ادب کرکے دوزانو بیٹھا اور خان علی شان نے بادشاہ کو آغوش مہربانی مین کھینچکر لوازم ضیافت اور خاطر جوئی سے کوئی دقیقہ نچھوڑا اور بعد دو تین دن کے فردوس مکانی نے اندجان کیطرف مراجعت فرمائی اس سبب سے کہ بائیسنقر میرزا ابن سلطان محمود میرزا جیسا کہ کتب متداولہ مین مسطور ہی بادشاہ سمرقند ہوا اور زمانے بے ابواب تفرقہ اُسکے روے روزگار پر کھولا فردوس مکانی ارادہ کی تسخیر کیواسطے کہ برسون جوزہ تصرف دیوان عمر شیخ میرزا مین تھا آخرش فترات مذکورہ مین گماشتگان بائیسنقر میرزا ابن سلطان محمود میرزا کے تصرف مین آیا تھا سوار ہوا شیخ ذوالنون کہ بائیسنقر میرزا ابن سلطان محمود میرزا کیطرف سے وہان کا داروغہ تھا حصاری ہوکر اعلام مدافعہ بلند کیا اور جو زمستان نزدیک آیا غلہ نایاب ہوا ناچار اندجان مین آکر دوسرے برس لشکر سمرقند کیطرف کھینچا اور سمرقند کے پاسے قلعہ مین ساتھ سلطان علی میرزا برادر بائیسنقر میرزا ابن سلطان محمود میرزا کہ حاکم وہانکا تھا اور کشورگیری کا داعیہ رکھتا تھا ملاقات کرکے قرار دیا کہ دوسری برس سامان خوب کرکے آوین اور سمرقند کو بائیسنقر میرزا ابن سلطان محمود میرزا سے برآوردہ کرین اسواسطے دونون نے اپنے ممالک کے طرف معاودت کی اور ۹۰۲ھ نو سو دو ہجری مین کہ شروع بہار تھی دونون بادشاہ اپنی جگہ سے سمرقند کیطرف متوجہ ہوے سلطان علی میرزا سمرقند مین پیشتر پہونچا اور بائیسنقر میرزا ابن سلطان محمود میرزا برآمد ہوکر اُسکے مقابل اپنا خیمہ اور خرگاہ بلند کرکے بیٹھا اس درمیان فردوس مکانی بھی قریب پہونچا پھر سمرقندیان شب کو کوچ کرکے شہر کیطرف متوجہ ہوے اور اسی راتکو بحسب اتفاق التون خواجہ مغل نے طلیعہ فردوس مکانی کے لشکر کا تھا سمرقندیون پر پہونچکر بہت سمرقندیون کو مجروح اور بے روح کیا اور فردوس مکانی قلعہ اخسیرہ کو جو بر سر راہ تھا مسخر کرکے بتعجیل تمام سمرقند مین آیا اور اسی دن لڑائی ہوئی خواجہ مولانا صدر اور خواجہ کلان کا بڑا بھائی کہ فاضل عصر و منشی بے نظیر تھا ایک تیر اُسکی گردن مین لگا کہ اُسکے صدمہ سے جانبر ہوا اور اسیطرح سے سمرقندی دامن جوانمردی اور بہادری کا کمر پر باندھ کر وقت بیوقت دونون بادشاہ سے مجادلہ کرتے تھے لیکن تدبیر اُنکی بن نہ آتی تھی اور کچھ کام نکرتی تھی جب فصل خریف پہونچی سلطان علی میرزا بخارا کیطرف گیا اور فردوس مکانی قلعہ خواجہ دیدار مین آیا کہ وہان قیام کرکے موسم زمستان کے بعد پھر سمرقند پر تاخت لاوے اور شرایط محاصرہ بجا لاوے اور اس عرصہ مین بائیسنقر میرزا ابن سلطان محمود میرزا نے مکرر ایلچی ترکستان کی طرف بھیجکر شیبانی خان سے کمک طلب کی شیبانی خان اجابت فرماکر بطور تاخت روانہ ہوا اور جب قلعہ خواجہ دیدار کے قریب پہونچا اور فردوس مکانی درپے جنگ ہوا وہان سے عطف عنان کرکے سمرقند گیا اور بائیسنقر میرزا ابن سلطان محمود میرزا کی بدسلوکی سے رنجیدہ ہوکر اپنے ملک کیطرف روانہ ہوا بائیسنقر میرزا شیبانی خان کی مدد سے مایوس ہوا دو سو یا تین سو آدمی سے خسروشاہ کے پاس قندز کیطرف گیا فردوس مکانی بائیسنقر میرزا ابن سلطان محمود میرزا کے فرار سے آگاہ ہوکر سمرقند کی جانب متوجہ ہوا اور ماہ ربیع الاول اخیر ۹۰۳ھ نو سو تین ہجری مین سمرقند کے تخت پر جلوس کیا امراے

قدیم کو جنسے جانسپاری ظہور مین آئی تھی مراحم خسروانہ سے سرفراز فرمایا لیکن سلطان احمد تنبل کو اور ونسے زیادہ سرفراز فرمایا اور چونکہ سمرقند صلح سے لیا گیا تھا کچھ سرمایہ سپاہیون کو نصیب نہوا اس سبب سے بے سامان ہو کر متفرق ہو گئے اور پہلے تمام مغل کہ انکا سردار ابراہیم چپک تھا بھاگے اور جان علی اور سلطان احمد تنبل بھی اخسی کے سمت روانہ ہوئے اور ساتھ اتفاق اوزون حسن حاکم اخسی کے جہانگیر میرزا فردوس مکانی کے بھائی کو تخت سلطنت پر بٹھایا اور پیغام دیا کہ جو سمرقند بادشاہ کے تصرف مین آیا ہے ولایت اندجان کو جہانگیر میرزا کے قبضہ مین چھوڑین فردوس مکانی اس گستاخی سے ناراض ہوا اور ایسی باتین کہ اس جماعت کے کارآمد نتھین زبان پر لایا وہ لوگ مخالفت مین یکجہت ہو کر جہانگیر میرزا کے رکاب مین اندجان کے سمت متوجہ ہوئے اور آنحضرت نے التون خواجہ مغل کو انکی نصیحت کیواسطے بھیجا لیکن مخالفون نے ایک جماعت کو سر راہ بھیجکر التون خواجہ مغل کو قتل کیا اور علی دوست طغائی اور مولانا قاضی نے قلعہ اندجان کو مستحکم کر کے عرایض درگاہ مین بھیجین قضارا انہدنون مین مزاج وہاج فردوس مکانی کا اسطرح منہج اعتدال سے منحرف ہوا کہ مجال تکلم نرہی اور روئی کے پھاہے سے پانی لب پر ٹپکاتے تھے اور جب صحت پائی عرضیان اندجانیون کی جو کہ درخواست کمک در اظہار بیطاقتی مین تھین پے در پے گذرین آنحضرت سمرقند ترک کر کے اندجان کیطرف متوجہ ہوئے لیکن علی دوست طغائی اور دوسرونکے پہونچنے سے پیشتر خبر بیحضوری آنحضرت کی سنکر مضطرب ہوئے اور سب نے قلعہ اندجان کا مخالفون کو دیا اور انھون نے مولانا قاضی کو قتل کر کے خطبہ بنام جہانگیر میرزا پڑھا فردوس مکانی کو سمرقند اور اندجان قبض و تصرف سے برآوردہ ہونیکے سبب پریشانی تمام شامل حال ہوئی پھر امیر قاسم قوچین کو تاشکند کیطرف اپنے مامون سلطان محمود خان بن یونس خان کے پاس بھیجکر کمک طلب کی سلطان محمود خان تعجیل روانہ ہوا اور چاپکالی آہنگران مین آپس مین ملاقات کر کے روانہ ہونیکے تہیہ مین تھے کہ جہانگیر میرزا کے ایلچی نے سلطان کی خدمت مین آنکر اُسکے ارکان دولت سے موافقت کی اور یہ کلام کیا کہ بھانجون کو چھوڑ کر خود تاشکند کیطرف گیا اسوقت اکثر سپاہی فردوس مکانی سے جدا ہو کر ایک جماعت امراے قدیم سے کہ زیادہ دوسو سوار سے ہوتے تھے کوئی شخص اُسکی ملازمت مین نرہا ناچار خجند کیطرف مراجعت کر کے ایک قاصد اراپہ کیطرف محمد حسین گورکان کے پاس دوغلات مین بھیجا اور اظہار کیا کہ خجند گنجایش رہنے کی نہین رکھتا ہے اور داعیہ میرا یون ہے کہ زمستان کو قریہ ساغر مین بسر کرون محمد حسین گورکان نے یہ بات تجویز کر کے رایت بابری کا سایہ وصول اُس ملک پر ڈالا اور چند روز کے بعد کہ جمعیت بہم پہونچی امراے پیلاق کی طرف روانہ ہو گئے بعضے قلعون کو جنگ سے اور بعضون کو تدبیر سے حیز تسخیر مین در لائے لیکن آنحضرت کے کام نہ آئے اپنے مہمات مین متفکر اور حیران ہوئے مصرع نے راے سفر کردن ونے روے اقامت۔ ایسے وقت مین یہ خوشخبر علی دوست طغائی کیطرف سے آیا اور ایک عریضہ اس مضمون کا کہ مجھسے بہت گناہ صادر ہوئے مقام عذر مین ہون اب قلعہ فرغنستان میرے تصرف مین ہے اگر وہ حضرت تشریف لاوین اسکو تفویض کر کے سلک غلامون مین منتظم ہون القصہ فردوس مکانی اس معنی کو مقدمہ فتوح جانکر روان ہوا اور بعد وصول بمقصد اعلی دوست طغائی کہ دروازہ پر منتظر مقدم ہمایون تھا قلعہ کو بادشاہ کے تصرف مین دیکر پیشکش مین بھی تقصیر نہ کی فردوس مکانی نے امیر قوچ حسین کو کوہستان کی طرف اندجان اور ابراہیم سارو اور اولیس لاغری کو اخسی کی اطراف مین بھیجا کہ سعی کر کے آدمیون کو مطیع کرین القصہ رعایاے اطراف اندجان مطیع ہوئی اور ابراہیم سارو اور اولیس لاغری نے قلعہ پاپ اور ایک دو قلعہ اور لیے اور لشکر سلطان محمود خان ابن یونسخان بھی ایسے وقت مین بہ قصد کمک روانہ ہوا اوزون حسن اور سلطان احمد تنبل فرغنستان کی فتح اور لشکر کے اطراف سے

روانگی سے آگاہ ہوکر جہانگیر میرزا کی ملازمت مین فرغنستان کیطرف متوجہ ہوئے اور اُس قلعہ کو فتح کرکے ایک جماعت اخسی کیطرف بھیجی لشکر سلطان محمود نے اُس گروہ سے دوچار ہوکر اکثر کو تہ تیغ کیا اور اُس مین پانچ یا چھ آدمی سے زیادہ زندہ نرہے زوزن حسن یہ خبر سنکر سراسیمہ ہوا اور جب اُسکے سپاہیون نے ایک ایک اور دو دو بادشاہ کی ملازمت مین جانا شروع کیا ناچار وہانسے کوچ کرکے جہانگیر میرزا کے اتفاق سے اندجان کی طرف متوجہ ہوا اور ناصر بیگ نامے کہ زوزن حسن کے خویشون مین تھا اور اندجان مین حکومت کرتا تھا اُسنے دیدہ بصیرت سے اقبال بادشاہی پیشتر دیکھکر اندجان کو مضبوط کیا اور آنحضرت کے پاس ایلچی بھیجکر التماس تشریف قدوم میمنت لزوم کی اور تمام حریف حیران ہوکر ہر ایک طرف راہی ہوئے چنانچہ زوزن حسن اخسی کیطرف اور جہانگیر میرزا اور سلطان احمد تنبل کے سمت روانہ ہوئے اور فردوس مکانی نے اندجان کیطرف جاکر ناصر بیگ اور دوسرے دولتخواہون کو مورد عنایات فرمایا اور دار الملک فرغانہ کہ مدت مدید سے قبضہ تصرف سے برآوردہ ہوا تھا پھر ماہ ذیقعدہ ۹۰۴ھ نوسو چار ہجری مین حوزہ تصرف مین درآیا اور چوتھے دن فردوس مکانی اخسی کیطرف متوجہ ہوئے زوزن حسن امان کے بعد برآمد ہوکر حصار کیطرف گیا فردوس مکانی نے قاسم عجب کو قلعہ کی داروغگی پر نصب کیا مصرع ظفر ہمعنان نصرت از پے دوان بد پھر اندجان کیطرف مراجعت فرمائی اور زوزن حسن کے اکثر ملازم اُس سے جدا ہوکر موکب ہمایون مین جا ملے اور ارکان دولت و اعیان حضرت کے عرض اقدس مین پہونچا کہ اکثر اسباب دولتخواہون کا انھون نے تاراج کیا ہی اور مولانا قاضی کو بھی اسی جماعت نے قتل کیا اور ساتھ مال اور جان کے امان پائی ہو مال کے واپس دینے مین کیا مضائقہ رکھتے ہین حکم ہوا کہ جو شخص اپنا مال جس کسیکے پاس پہچانے لیوے مغلون نے اس معاملہ سے آگاہ ہوکر کند کا راستہ لیا اور سلطان احمد تنبل کو اپنی مخالفت سے آگاہ کیا سلطان احمد تنبل اور جہانگیر میرزا انکے ہمراہ اندجان کیطرف گئے فردوس مکانی نے امیر قاسم قوچین کو انکی مدافعہ کیواسطے بھیجا اور فریقین کے درمیان جنگ واقع ہوئی امیر قاسم قوچین منہزم ہوا اور بہت سے امرا و مقرب شاہ اُس معرکہ مین کام آئے اور بعضے اسیر ہوئے اور مخالفین تعجیل تمام اندجان مین آئکر ایک مہینے محاصرہ اور مجادلہ مین مصروف رہے جب وہ مقتح نہوا کوچ کرکے اوش کیطرف گئے اور فردوس مکانی ۹۰۵ھ نوسو پانچ ہجری مین بقدر استطاعت لشکر جمع کرکے اوش کیطرف گرم عنان ہوا مخالفین تاب مقاومت نلاکر دوسرے راستہ سے اندجان کیطرف گئے اور ہر ایک منصوران حضرت نے جو کچھ اُس حدود مین دیکھا غارت کیا اور لشکر جب معمور ہوا فردوس مکانی باروز کیطرف کہ قلاع مستحکمہ سے ہی اور تصرف مین خلیل برادر سلطان احمد تنبل کے تھا روان ہوا خلیل نے اعلام مدافعہ برپا کیکے جنگہاے سخت کین اور آخرکو امان چاہکر قلعہ سپرد کیا آنحضرت نے خلیل کو مع اسی نفر عوض طائفہ خدام کے کہ مخالف مقید رکھتے تھے قید کرکے اندجان کیطرف بھیجا لیکن سلطان احمد تنبل نے اندجان کی نواح مین پہونچکر چاہا کہ سیڑھیان لگاکر قلعہ مین درآوے قلعہ کے باشندے آگاہ ہوکر انکے مدافعہ کے واسطے آئے الا کچھ کام پیش نگیا اور جب فردوس مکانی ایک فرسخ پر پہونچا وہان سے کوچ کرکے ایک دریا کے کنارے مضبوط ہوا اور روبرو حضرت اسکے مقابل فروکش ہوئے چالیس روز کامل مقام کیا آخر الامر قریہ خوبانکی حوالی مین کہ اندجان سے تین فرسخ ہی درمیان دونون لشکر کے جنگ صعب واقع ہوئی اور ضرب تیغ و تیر سے جوے خون جاریکی اور زمین مقتولون کے خون سے رنگین ہوئی پھر بادشاہ نے منصور و مظفر ہوکر سلطان احمد تنبل کو مفرور کیا اور سالماً غانماً اندجان مین داخل ہوا اور انھین دنون مین یہ خبر پہونچی کہ پانچ چھ ہزار سوار سلطان محمود بن یونس خان لیکر جہانگیر میرزا کی کمک کو آیا ہی اور قلعہ کاسان کو فتح کیا ہو فردوس مکانی نے عین شدت سرما مین کہ قطرات باران زمین و آسمان مین

منجمد ہوئے تھے اور مرغابی جاڑے کے صدمہ سے ساتھ مرغ کباب کے سیخ مین کھنچی تھی اُس طرف متوجہ ہوا اسصورت مین لشکر کمک بادشاہ کی توجہ سے ہراسان ہوا اور اپنی ولایت کی طرف پلٹ گیا اور سلطان احمد تنبل کہ لشکر مغل کی ملاقات کو جاتا تھا اور اُنکی مراجعت سے خبر نہ رکھتا تھا غافل ہوکر آنحضرت کے لشکر ظفر پیکر کے قریب آیا جو چارہ نرکھتا تھا فردکش ہوکر اقرار کیا کہ کل طرفین سے تنور حرب گرم ہو لیکن رات کے وقت سوار ہوا اور جب فردوس مکانی نے اُسکا تعاقب کیا اسنے قلعہ اشیار کے نیچے نزول کیا اور بادشاہ نے بھی اُسکے مقابلہ مین خیمہ اور خرگاہ بلند کرکے اقامت فرمائی اور تین چار روز کے بعد علی دوست طغائی اور قنبر علی کہ بزرگ تر اُسے کوئی نہ تھا لیکن دل و زبان اُنکے آنحضرت سے موافق نہ تھے حرف صلح درمیان لائے اور اقرار پایا کہ اب خجند سے اخسی تک جہانگیر میرزا کے تصرف مین رہے اور ولایت اندجان اور توابع اور کند بادشاہ کے زیر نگین ہووے اور جسوقت سمرقند بادشاہ کے حوزۂ تسخیر مین آوے اندجان پر بھی جہانگیر میرزا کا قبضہ ہو عہد و پیمان کے بعد جہانگیر میرزا و سلطان احمد تنبل نے بادشاہ کو دیکھا اور طرفین کے قیدیون نے رہائی پائی فردوس مکانی اندجان مین آیا اور علی دوست طغائی کہ خیل و حشم کی زیادتی اور دینار و درم کی کثرت سے ممتاز تھا اور علم اقتدار کا برپا کیے ہوئے تھا بد سلوکی حد سے بیگیا امیر خلیفہ کو بادشاہ کے بے اطلاع اخراج کیا ابراہیم ساردار اور اویس لاغری کو مصادرہ فرمایا اُسکے فرزند محمد دوست نے سلوک بادشاہانہ اختیار کیا اور بادشاہ دشمن کے قرب و جوار کے سبب مقام تادیب مین نہوتا تھا اس درمیان مین محمد مرید ترخان کہ امرائے معتبر سلطان علی میرزا حاکم سمرقند سے تھا اپنے صاحب سے متوہم ہوکر جان میرزا ولد سلطان محمود میرزا سے جا ملا اور اُسے بھی اُبھار کر سمرقند کی طرف گیا اور شکست پاکر پلٹ آیا اور ایلچی فردوس مکانی کے پاس بھیجکر سمرقند کی تسخیر کی ترغیب کی آنحضرت نے اس امر کو غنیمت شمار کرکے سمرقند کی طرف لشکر کھینچا اثنائے راہ مین جب محمد مرید ترخان اردو مین اُسکے ملحق ہوا امرا کے مشورہ سے ایلچی خواجہ قطب الدین یحیی قدس سرہ کے پاس کہ سمرقند کی باگ اُن ہدایت شعار کے قبضۂ اقتدار مین تھی بھیجا آپ نے جواب دیا کہ جب ظاہر قلعہ مین پہونچین وہ امر کہ مطلوب ہے کفایت کو پہونچیگا لیکن سلطان محمود دولدی کہ آنحضرت کے نوکرون سے تھا بے سبب اردوے معلے سے بھاگ کر سمرقند کی طرف گیا اور وہان کے آدمیون کو خواجہ قطب الدین یحیی کی فکر سے آگاہ کیا اور وہ تدبیر اُس وقت تقدیر کے موافق نہ آئی اور اُس عرصہ مین فردوس مکانی کے نوکر علی دوست طغائی کی شامت سے جو پراگندہ ہوئے تھے ایک ایک دو دو سعادت و اقبال کے مانند موکب عالی مین داخل ہوئے اور اتنی خبرین عرض اقدس و اعلی مین پہونچائین کہ یکبارگی مزاج قدسی مآثر اُس سے منحرف ہوا رخصت فرمایا اور علی دوست طغائی باتفاق اپنے بیٹے محمد دوست کے سلطان احمد تنبل کے پاس جاکر مقرب ہوا اور چند روز کے بعد مرگیا اور جب شیبانی خان بخارا کو مسخر کرکے سمرقند کی تسخیر پر آمادہ ہوا اور سلطان علی میرزا نے اپنی والدہ کی تحریک سے سمرقند شیبانی خان کو دیا فردوس مکانی یہ خبر سنکر بلدۂ کس کیطرف تشریف لیگیا اور وہان سے حصار کی طرف روانہ ہوا اور چغتائیون مین محمد مرید ترخان اور امرا سمرقند کے تسخیر سے ناامید ہوکر جدا ہوئے اور خسرو شاہ کے پاس گئے اور آنحضرت نے متحیر ہوکر توکلاً خسرو شاہ کے حدود مملکت طے کرکے سراق کا راستہ لیا اور نہایت مشقت سے راہین تنگ اور پر سنگ قطع کرکے ییلاق آئے اور گھوڑے اور اونٹ بہت ضائع ہوئے اور جو آدمی قدیمی تھے متفرق ہوئے زیادہ دو سو چالیس آدمی سے باقی نرہے تھے آنحضرت نے مشورہ ارکان دولت سے کیا سب نے اسپر اتفاق کیا کہ جو شیبانی خان نے سمرقند پر ابھی قبضہ کیا ہی اور آدمی وہانکے اُس سے

ابھی یکدل اور ایک زبان نہین ہوئے ہین ہم پوشیدہ سمرقند مین داخل ہوون اور جوکہ وہ ملک ہمارا موروثی ہی وہان کے باشندے اگر مدد سے جی چرائینگے تو دشمنی بھی نکرینگے اُسکے بعد شہر ہمارے تصرف مین آجائیگا جو کچھ کہ مشیت ایزدی ہو فعل مین آویگا اس نیت سے ایلغار کرکے رات گئے وقت یورت مین آیا اور جب معلوم ہوا کہ مردم شہر نے خبر پائی ہے بحسب ظاہر مراجعت کا عازم ہوکر مقیم ہوا اور خواب دیکھا اس درمیان مین ایک دستارخوان کہ مناسب نہ تھا ان ہدایت شعار کے روبرو بچھایا اور خواجہ نے متغیرانہ فردوس مکانی کی طرف دیکھا فردوس مکانی نے بایما و اشارہ عذر کیا کہ مین اس امر سے بری ہون تقصیر خوان سالار کی ہی خواجہ وہ عذر سنکر مجلس سے اٹھکر روان ہوا بادشاہ مشایعت کے واسطے گیا اور خواجہ نے مکان کے دالان مین پہونچکر بازو بادشاہ کا پکڑ کر ایسا اٹھایا کہ پانون اسکے بلند ہوئے اور جسوقت وہ حضرت خواب سے بیدار ہوئے سمجھے کہ غنچہ مقصود نسیم فضل ایزدی سے شگفتگی پر ہی چنانچہ بخاطر جمع دوسری مرتبہ سمرقند پر تاخت لیگیا اور آدھی رات کو سر پل مغاک پر پہونچا چنانچہ اسی آدمی حکم کے موافق آگے گئے غار عاشقان کی طرف زینہ فصیل پر رکھکر اندر داخل ہوئے جب دروازہ فیروزہ کے قریب پہونچے قاصد ترخان کو کہ حافظ دروازہ تھا مع چند نفر نوکر قتل کیا اور دروازہ کھولکر فردوس مکانی مع دوسو چالیس کس کے شہر مین داخل ہوا اور مردم کوچہ و بازار سے جوکہ بیدار تھے لوازم دعاگوئی بجالائے اور تھوڑے عرصہ مین خلق تمام شہر کی آگاہ ہوئی اوزبکون کو جہان پاتے تھے تہ تیغ کرتے تھے اور جان وفا میرزا حاکم شہر نے مع ایک جماعت اوزبکان خونخوار خواجہ قطب الدین یحییٰ کے مکان سے برآمد ہوکر باہر کا راستہ لیا اور اپنے تئین شیبانی خان کے پاس کہ سات یا آٹھ ہزار سوار اوزبک سے قلعہ دیدار کے نواح مین تھا پہونچا کر قضیہ سے آگاہ کیا چنانچہ شیبانی خان ایلغار کرکے ساتھ ایک سو اور پچاس آدمی کے علی الصباح دروازہ آہنی پر پہونچا اور جب جانا کہ کچھ کام نہو سکیگا اسی وقت پلٹا اور اُسکے بعد سمرقند کے اعیان و اکابر آنحضرت کی ملازمت مین سرفراز ہوئے اور لوازم تہنیت بجالائے اور مولانا بنائی شاعر نے کہ اسوقت شیبانی خان کا ملازم تھا اور خواجہ ابوالبرکات سمرقندی کہ آخر زمانہ شاہ طاہر مین دکن مین آیا تھا فضیلت اور ندیمی مین عدیل اور نظیر نرکھتا تھا ان دونون نے مجلس ہمایون مین راہ پائی اور رسالہ ترکی تالیف اُس بادشاہ مین کہ ساتھ واقعات بابری کے شہرت رکھتا ہی مرقوم قلم خجستہ رقم ہوا کہ سلطان حسین میرزا ہری کو ساتھ اسی غفلت کے پکڑ لیا تھا لیکن نزدیک ارباب عقل کے کہ انصاف رکھتے ہون درمیان اس فتح اور اُس فتح کے فرق بہت ہی اول یہ کہ سلطان حسین میرزا جنگ و جدل بہت دیکھے ہوئے تھا اور تجربہ بہت حاصل کیا تھا دوسرے یہ کہ غنیم اُسکا یادگار محمد میرزا جوان سترہ اٹھارہ برس کا تھا تجارب زمانہ سے اسقدر بہرہ نرکھتا تھا تیسرے یہ کہ اُسکے تئین امیر علی اخور نے کہ درمیان غنیم کے تھا اور تمام کیفیتون پر اطلاع رکھتا تھا طلب کیا تھا چوتھے یہ کہ ہری خالی تھا اور یادگار میرزا زاغان کے باغ مین میخوشی مین اشتغال رکھتا تھا کہ اُس شب کو تین آدمی باغ کے دروازہ پر تھے اور وہ بھی یادگار محمد میرزا کی طرح مست اور مدہوش تھے پانچوین یہ کہ سلطان حسین میرزا نے اول مرتبہ جو کہ ایلغار کی انکو غافل پاکر فتح کی اور مین سمرقند کے لینے مین اُنیس برس کا تھا اور معرکے بہت نہ دیکھے تھے اور تجربہ حاصل نکیا تھا اور میرا غنیم شیبانی خان مرد سالخوردہ اور تجربہ کار تھا اور سمرقند سے کوئی میری طلب کو نہ آیا تھا اگرچہ دل اُنکا میری طرف مائل تھا لیکن شیبانی خان کے خوف سے کسیکو زہرہ اُسکے اظہار کا نہ تھا اور جان وفا میرزا مع چھ سو اوزبک خونخوار کے کہ رستم اور اسفندیار کو اپنا غاشیہ کش جانتا تھا قلعہ مین تھا اور محافظت مین قیام رکھتا تھا انسے مین نے قلعہ لیا اور حاکم کو مین نے پسپا کرکے مفرور کیا اور پہلی مرتبہ جوکہ ایلغار کے تمام سمرقندی آگاہ ہوئے اور دوسری مرتبہ فتح میسر ہوئی

یہانتک ترجمہ عبارت ترکی ان حضرت کا ہی اب ضمیر منور خان دانش پذیر پر مخفی اور محتجب نرہی کہ تسخیر سمرقند جس طرح سے کہ
فردوس مکانی کو میسر ہوئی بغایت مشابہ ہی ساتھ حکایت روانگی امیر تیمور صاحبقران گورکان بہمراہی دوسو او ترینتالیس
آدمی شب کو قرشی مین اور لینا اُس بلدہ کا کمال دل جوشی مین لیکن فردوس مکانی برعایت ادب صاحبقران کا نام زبان پر
نہ لایا اور اُس وقت قرشی مین کوئی فرمانروا نہ تھا اور امراشل حسین اور میرموسی شہر کے باہر تھے اور میرموسی کا بیٹا محمد بیگ
کہ خرد سال تھا بلدہ قرشی کے اندر اقامت رکھتا تھا اور سمرقند ایک شہر بادشاہ نشین ہی اور نہایت سنگین جیتین کہ کبھی کسی بادشاہ کے
دل پر صورت اُسکے تسخیر کی بر سبیل قہر و غلبہ نگذری اور اس سبب سے اُسکو بلدہ محفوظ سمرقند لکھتے ہین اور قرشی ایک موضع ہی
مختصر کہ ہمیشہ داروغہ نشین رہا ہی مصرع ببین تفاوت رہ ازکجاست تابکجا — الغرض جب ساحت میدان[١٢] سمرقند آنحضرت کے قدوم
میمنت لزوم سے رشک رخسار خوبان سمرقندی ہوا شیبانی خان بخارا کی طرف گیا اور محمد مزید ترخان نے فرصت پاکر قلعہ
قرشی اور حصار کو اوزبکون کے تصرف سے برآورده کیا اور رمداد کش سے ابوالحسن میرزا نے آنکر قراکول کو ری کو لیا اور فردوس مکانی
نے سلطان حسین میرزا اور دوسرے سلاطین کے پاس ایلچی بھیجکر کمک طلب کی تو یکبارگی شیبانی خان کو ماوراءالنہر سے باہر
کرے سلطان حسین میرزا اور بدیع الزمان میرزا اور خسرو شاہ نے کہ عمدہ تھے تغافل کیا اور دوسرون نے اسقدر لشکر نہ بھیجا
کہ کارگر ہو اس واسطے شیبانی خان موسم زمستان مین زور لایا اور قراکول اور دوسرے مواضع کو بزور شمشیر لیا اور قتل کیا اور فردوس
مکانی شوال کے مہینے سنہ ۹۰۶ نوسو چھ ہجری مین لشکر فراہم لاکر باتفاق سپاہ کمک سمرقند سے بعزم رزم برآمد ہوا اور
کاروزن کے اطراف مین شیبانی خان سے مصاف واقع ہوئی اور قتال و جدال مین سعی موفورہ طرفین سے عمل مین آئی
اور جو لشکر کمکی سلطان محمود خان ابن یونس خان اور جہانگیر میرزا وغیرہ کی طرف سے آیا تھا سب متفرق اور پریشان ہوا اور
اُن حضرت کے پاس دس پندرہ نفر سے زیادہ نرہے عنان پھیرکر سمرقند مین داخل ہوئے اور امراے بزرگ مثل ابراہیم خان
اور ابراہیم سارو اور ابوالقاسم کوہ اور حیدر قاسم اور میر قاسم قوچین اور فدائی رومی اور خلیل برادر سلطان تنبل وغیرہ اس معرکہ
مین مارے گئے اور شیبانی خان نے سمرقند کے قلعہ کے نیچے پہونچکر بنیاد جنگ کی قائم کی اور فردوس مکانی نے مدرسہ الغ بیگ
میرزا مین سکونت اختیار کی تاکہ جس طرف سے کمک کے واسطے حاجت پڑے خود بنفس نفیس آپ کو پہونچاوے
اور بہت دنون تک درمیان مردم بیرونی اور درونی کے جنگ ہوتی رہی اور قوچ بیگ اور توامان کو کلتاش و کل نظر
طغائی نہایت شجاعت اور اخلاص ظہور مین پہونچاتے تھے لیکن جب تین چار مہینے اس طرح سے گذرے اور شیبانی خان
نے حد سے زیادہ محصورون کی تضییق مین کوشش کی بلاے قحط غلہ نے شیوع پایا اور آتش جوع قلعہ بندونکے کانون معدہ مین
بھڑکی قرص خورشید سپید کے سوا کہ ہر صبح کو تنور فلک سے برآمد ہوتا تھا آدمیون کی آنکھون مین گردہ روٹی کا نظر نہ آتا تھا
اور کسی گھر مین دانہ اور گھاس موجود نہ تھا مگر مجرد اوسنبلہ مین کہ ہاتھ کسیکا وہان نہ پہونچتا تھا علاوہ اُسکے روغن مانند
کبریت احمر یعنی گندھک سرخ کے نایاب ہوا اور کتابی یا تحلل کا بدل ہوا کام اس سے اور اُس سے درگذرا اور گھوڑون کے
واسطے جب برگ اشجار نرہے چوب خشک کو زندہ کرکے اور تراش کرکے وہ تراشیدہ ایک ساعت پانی مین ترکرکے علیق
کے عوض گھوڑون کو دیتے تھے فردوس مکانی نے ایام محاصرہ مین ایلچی مکرر حکام خراسان اور قندز او رطقان اور مغلستان
کے پاس بھیجکر کمک طلب کی لیکن کوئی فریاد کو نہ پہونچا اسلیے وہ حضرت لاچار ہوئے اور ابتداے سنہ ۹۰۷ نوسو سات
ہجری مین آدھی رات کو کہ دیدہ روشن فلک کے سوا کسی پاسبان کی آنکھ سما سے سمک تک کشادہ نہ تھی

خواجہ ابوالمکارم اور بعضے دیگر آدمیون اعاظم سے قریب سو نفر کے سمرقند سے برآمد ہوا اور اندجان کیطرف نہ گیا تاشکند
کی راہ کی جانب روان ہوا اور جہانگیر میرزا اسوقت سلطان احمد تنبل سے جدا ہو کر بھائی کی خدمت مین حاضر ہوا
اور فردوس مکانی جب تاشکند مین پہونچا سلطان محمود خان بن یونس خان نے مقدم شریف کی تعظیم گرامی
تصور کر کے لوازم ضیافت پیش پہونچائے اور رخصت کے وقت اراپتہ حضرت کے پیشکش کیا تو وہان رونق افزا
ہو کر موسم زمستان بسعادت و برکت بسر فرمادین اور شروع بہار مین شیبانی خان نواحی اراپتہ مین آیا اور تاخت وتاراج
کے بعد مراجعت کی اور چونکہ اوقات فردوس مکانی کی ساتھ صعوبت اور تنگی کے گذرتی تھی دوبارہ تاشکند مین سلطان
محمود خان بن یونس خان کے پاس تشریف لیگئے ایک مدت اوقات اُس ولایت مین گذاری و آخر کو سلطان محمود خان
بن یونس خان اور اُسکا بھائی احمد خان کہ بالچہ خان مشہور رہوا تھا فردوس مکانی کی کمک کو روانہ ہولئے تو ولایت
فرغانہ سلطان احمد تنبل کے تصرف سے برآوردہ کرکے فردوس مکانی کے سپرد کرین جب ولایت فرغانہ مین پہونچے
سلطان احمد تنبل کہ غائبانہ جہانگیر میرزا کو بادشاہ جانکر اُس مملکت سے دست کش ہوتا تھا مع لشکر مستعد وجرار حرب
پر آمادہ ہوا اور خوانین مغل نے کچھ امرا فردوس مکانی کے ہمراہ رکاب کر کے اوش کی طرف روانہ کیے اُن حضرت
نے اوش کو لیا اور مردم اورکند و فرغنستان اپنے حاکم کو اخراج کر کے مطیع ہوئے اور فردوس مکانی نے اندجان کیطرف
نہضت فرمائی اور سلطان احمد تنبل یہ خبر سنکر مقابل لشکر خوانین مغل سے اُٹھکر اندجان کیطرف روانہ ہوا اثناے راہ
مین آنحضرت سے دوچار ہوا اور ایسے وقت مین کہ سپاہ تاخت وتاراج کو گئی تھی جنگ کر کے شکست دی فردوس مکانی
اوش مین گئے اور سلطان احمد تنبل باطمینان تمام اندجان مین داخل ہو کر برج وبارہ کی حفاظت مین مشغول ہوا اور اسی اثنا مین
خوانین مغل کہ تعاقب مین اُسکے گئے تھے پہونچے اور اندجان مین فرد کش ہوئے اور فردوس مکانی بھی آنسے ملحق ہوئے اور چند روز کے
بعد مردم اخسی نے آنحضرت کو طلب کر کے قلعہ اخسی سپرد کیا اور خوانین مغل اندجان سے کوچ کر کے جاے مناسب مین وارد ہوئے
اُسوقت مین شیبانی خان بالشکر افزون از مور و ملخ و قطرات باران اخسی کی طرف متوجہ ہوا فردوس مکانی اپنے بھائی کے
ہمراہ قلعہ سے برآمد ہو کر خوانین مغل سے ملحق ہوئے پھر سب نے متفق ہو کر شیبانی خان سے مقابلہ کیا اور بعد جنگ منہزم ہوئے
سلطان محمود خان بن یونس خان مع بھائی اپنے گرفتار ہوا فردوس مکانی مغولستان کی طرف گئے اور ولایت تاشکند
بھی شیبانی خان کے تصرف مین آئی اور نہایت استقلال بہم پہونچایا اور اُسنے چند روز کے بعد حقوق سابقہ مرعی رکھکر
دونون بھائیون کو رہا کیا سلطان محمود خان بن یونس خان اپنے قرین جا کر امراض متضادہ مین مبتلا ہوا ایک
دن بعضے مقربون نے عرض کی کہ شیبانی خان نے تمھین زہر دیا ہی اگر حکم ہو تریاک مجرب کہ خطا مین ہوتا ہی اور
بالفعل اُس مین سے سرکار مین موجود ہی ہم لاوین تو آپ اُسے استعمال کرین سلطان نے آہ سرد کھینچی اور یہ کہا ہان
شیبانی خان نے مجھے زہر دیا ہی لیکن زہر یہ ہی کہ وہ کس درجہ سے کس مرتبہ کو پہونچا ہی کہ ہم دونون بھائیون کو اسیر
اور دستگیر کر کے آزاد کیا امراض مختلفہ اس ننگ و عار سے میرے مزاج پر غالب آئے اگر اس زہر کے واسطے تریاق بہم
پہونچے استعمال کیا جاویگا اور مفید ہوگا فردوس مکانی مغلستان سے حصار اور شادمان مین آیا اور وہان سے گذر کر مدینۃ الرجال
تر مین پہونچا امیر محمد باقر حاکم وہان کا کہ اوزبکون کے خوف سے بستر استراحت پر بفراغت آرام نکرتا تھا ورود موکب
بابری کو فتح عظیم جانا مگر پھر مع ساز و پیشکش اور انکسار تمام سے خدمت مین حاضر ہوا اور آن حضرت نے

توجہ کی بارہ مین جس طرف کہ متضمن صلاح دولت ہو مشورہ کرکے کہا کہ مین اس درمیان مین مثل گیند خم چوگان زمانہ مین گرفتار ہون اور شاہ شطرنج کی طرح بساط دہر مین خانہ بخانہ او رہوا کے مانند سو بسو دوڑ دھوپ کرتا ہون اور سرگردانی اور حیرانی کے سوا کچھ حاصل نہین ہر چند کہ اپنی قسمت کے زائچہ کو نظر کرتا ہون ضعف طالع کے سوا اپنی کچھ تقصیر نہین دیکھتا ہو کچھ تیرے دل مین آوے دوستانہ کہہ تو مین اُس پر عمل کرون اور اس پریشانی سے چند روز آرام کرون میر صاحب تدبیر نے زمین خدمت کو بوسہ دیکر عرض کیا کہ جب سے محمد خان شیبانی نے ممالک ماوراءالنہر پر غلبہ پایا چغتائیان تفرقہ اور پریشانی کی اور صفات احوال سپاہ و رعیت کے حکمین مناسب وہ ہی کہ ہم ساتھ روزگار ستیزہ کار کے موافقت کرین اور کابل کیطرف جاکر اپنے تئین مملکت اوزبک سے دور ڈالین نظم مداری اگر با عدو زور جنگ ❊ طریق مدارا گزین بیدرنگ ❊ زملکش بجائے تنہا انتقال ❊ کہ یکچند فارغ شوی از قتال ❊ فردوس مکانی اس رائے کو صواب جانکر سنہ ۹۱۰ نو سو دس ہجری مین روسے توجہ کابل کی طرف لایا اور جب عبور اُس مقام پر کہ جہان خسرو خان کا مسکن تھا واقع ہوا اور وہ تدارک تقصیرات سابق کیواسطے ملازمت مین آیا فردوس مکانی نے مخفی اُسکے ملازمون اور نوکرون کو کہ سوار و پیادہ سے آٹھ ہزار آدمی تخمینا ہوتے تھے فریفتہ کرکے اپنا کیا اور خسرو شاہ اس امر سے مطلع ہوکر سلامتی نفس سب چیز سے بہتر جانکر ایک رات کو تمام سلب و سامان اپنا ایک جگہ چھوڑکر مع دو تین نوکر کے بدیع الزمان میرزا کی طرف بھاگا اور تین چار ہزار خانہ دار مغل کہ خسرو شاہ کے ہمراہ تھے آنحضرت کے شریک ہوے تین چار شتر بار نقد و جنس اور تحف نفیسہ سے دستیاب ہوا اور دوبارہ سامان بادشاہی بہم پہونچا کر کابل مین آیا اور کابل سلطان ابوسعید شہید کے حاکم کے موافق الغ بیگ میرزا کے تصرف مین تھا اور جب دہ سنہ ۹۰۰ نو سو سات ہجری مین فوت ہوا اور اُسکا بیٹا عبدالرزاق میرزا کہ خرد سال تھا بادشاہ ہوا ایک شخص زکی نام صاحب اقتدار ہوا لیکن امرا اُس سے منحرف ہوگئے اور عید قربان کے دن اُسے تیغ بید ریغ سے قتل کیا اس سبب سے احوال کابلیون کا نہایت پریشان ہوا اور اُس ملک کے انتظام اور رونق نے رخصت باندھا اور محمد مقیم چھوٹا بیٹا امیر ذوالنون کہ حاکم گرم سیر تھا اُس ملک کی طمع کرکے مع لشکر ہزارہ اور تکدور کابل کی طرف متوجہ ہوا میرزا عبدالرزاق تاب جنگ نہ لایا افغانان لمغان کی طرف بھاگا اور کابل محمد مقیم کے تصرف مین آیا اور میرزا الغ بیگ کی بیٹی اپنے نکاح مین لایا محمد بابر شاہ مع لشکر غیبی یعنی خسرو شاہ کی جمعیت لے کر کابل کے اطراف مین پہونچا محمد مقیم قلعہ بند ہوا اور آخر کو امان چاہکر قلعہ کو سپرد کیا فردوس مکانی حکومت مین مشغول ہوتے اُس خطہ کو معمور کیا اور ماہ محرم سنہ ۹۱۱ نو سو گیارہ ہجری مین فردوس مکانی کی والدہ یعنی قتلق نگار خانم رحمت حق مین واصل ہوئی اور اُسی سال ایک مہینے کے عرصہ تک ہر روز زلزلہ واقع ہوتا رہا اکثر عمارات مسمار ہوئین آنحضرت نے دوبارہ تعمیر کرکے رعایا کو مہد امن و امان مین نگاہ رکھا اور اُنھین دنون مین لشکر کشی کرکے قلاع و قلات کو کہ توابع قندھار سے ہی مردم ارغونون کے ہاتھ سے بجبر و قہر لیا اور بدیع الزمان میرزا سے کہ اولاد ارغونون کی مدد کے واسطے آیا تھا صلح کرکے قرین فتح و ظفر پلٹ گیا اور اُسی سال کے درمیان قشلاقات اور ہزارجات کی طرف تاخت کی اور تادیب و تنبیہ کے بعد مستقر دولت مین آیا اور غزنین جہانگیر میرزا کو مرحمت فرماکر اُس طرف رخصت کیا لیکن ایک مدت کے بعد جہانگیر میرزا بےحضوری بادشاہ کا بہانہ کرکے بے اجازت کابل کی طرف آیا اور آنحضرت نے فتنہ انگیزی اعدا کے سبب اظہار عدم رضا کیا اور جہانگیر میرزا جیسا کہ آیا تھا بے حکم کابل سے باہر جاکر سیدھا دیہاقات اور ہزارجات کے درمیان حوالی زمین مین در آیا فردوس مکانی نے ماہ محرم سنہ ۹۱۲ نو سو بارہ ہجری مین خراسان کی عزیمت قربانی کسواسطے کہ سلطان حسین میرزا

شیبانی خان کے قوی ہونے سے آگاہ ہوا اور اُس تغافل سے کہ اُسکے مقدمہ مین کی تھی پشیمان ہوا آدمی اپنے جمیع فرزندون اور عزیزون کے پاس بھیجکر طلب کیا فردوس مکانی کہ انتقام لینے کی فکر مین تھے کابل سے کوچ کرکے روانہ ہوئے باثناے راہ جہانگیر میرزا کی فکر مین عطف عنان فرمائی انضمام کے بزرگون نے اس معنی کو دریافت کرکے جہانگیر میرزا کی پروانگی اور ملازمت مین آنحضرت کے پہونچکر اظہار اطاعت کی جہانگیر میرزا مضطرب ہوکر اپنے بھائی کی ملازمت مین آیا اور اُسکی رکاب مین خراسان کی سمت روانہ ہوا اور جب موکب بابری ولایت غیروز مین پہونچا خبر سلطان حسین میرزا کی شایع ہوئی چنانچہ رسالہ واقعات بابری مین مرقوم ہے کہ باوجود اس خبر کے مین رعایت ناموس اُس خاندان کی کرکے خراسان کیطرف متوجہ ہوا اگرچہ اس توجہ مین بہت غرضین اور مطالب تھے مقارن اس حال کے شہزادون کے ایلچی متواتر آئے فردوس مکانی جو جنگ اوزبک کا عاشق تھا بتعجیل تمام مرغاب کیطرف کہ محل اجتماع افواج تھا متوجہ ہوا اور جمادی الاخر کی آٹھوین کو لشکرگاہ کے نواح مین پہونچا مظفر حسین میرزا اور ابوالحسن میرزا بدیع الزمان میرزا کے فرمان کے بموجب استقبال کے واسطے سوار ہوئے اور آنحضرت کو اردو مین لاکر بدیع الزمان میرزا سے ملاقات کروائی اور چند روز کے بعد شاہزادگان عیش طلب نے جنگ اوزبک کی پروا نکی جب جاڑے کا موسم پہونچا قشلاق کے بہانہ ہر ایک قشلاق کیطرف متوجہ ہوئے فردوس مکانی بدیع الزمان میرزا کے ہمراہ ہرات مین آیا جو موسم سردی کا پہونچا تھا کابل کو روانہ ہوا اور جو راستون کو برف نے بند کیا تھا بمشقت بسیار ولایت ہزارہ کے درمیان آیا اور جنگ کنان وہان سے گذرا اسواسطے کہ محمد حسین گورکان اور سنجر برلاس ایک جماعت نے اور مغلون سے کہ کابل مین تھی جان میرزا کو کہ عم و پسر خالہ بادشاہ ہوتا تھا بادشاہی سے اُٹھا کر نقصان مملکت مین پیدا کیا تھا فردوس مکانی نے اثناے راہ سے خبر سلامتی اور اپنے پہونچنے کی لکھکر کابل مین بھیجا اور جو مردم کابل نے سنا تھا کہ اولاد سلطان میرزا نے بادشاہ کو لیکر اختیار الدین کے قلعہ مین قید کیا ہے ہر آئینہ وصول اُسکے سے خوشحال ہوئے اور ایک جماعت نے کہ قلعہ ادک کابل مین حصاری ہوئی تھی استظہار پایا اور اُسکے بعد کہ فردوس مکانی کابل کیطرف پہونچے اہل حصار اُنکے شریک ہوئے اور مخالفون کو جنگ کرکے شکست دی اور میرزا جان اور محمد حسین گورکان کو اسیر کیا اور آنحضرت نے از راہ مروت آزاد کرکے رخصت فرمایا اور میرزا جان اولاد امیر ذوالنون کے پاس گیا اور محمد حسین گورکان فراہ اور سیستان کی سمت روانہ ہوا تھا اور ناصر میرزا چھوٹا بھائی فردوس مکانی کا کہ حکومت بدخشان رکھتا تھا امراے شیبانی خان سے شکست پاکر کابل کیطرف آیا اور جو جہانگیر میرزا خراسان سے مراجعت کے وقت افراط شراب سے اسہال دموی بہم پہونچاکر فوت ہوا تھا اُسکی جگہ ناصر میرزا کو عنایت فرمائی اور ۹۱۳ھ نو سو تیرہ ہجری مین تاخت الوس افغانان خلجی کے واسطے سوار ہوئے اور ایک لاکھ گوسفند و باقی اور اموال آنحضرت کے سپاہ کے ہاتھ آیا اور بازگشت فرمائی اُسوقت ارغون کے امرانے اوزبکون کے غلبہ سے اظہار اطاعت کرکے پیغام دیا کہ اگر اُس طرف تشریف لاوین قندھار سپرد ہوگا اس واسطے آنحضرت نے اُس طرف نہضت فرمائی اور جب قلات سے عبور کیا جان میرزا نے آنکر ملازمت کی اور منظور نظر عاطفت ہوا اور جب بیشتر روانہ ہوا شاہ بیگ اور محمد مقیم ارغون کو پیغام بھیجا کہ ہم حسب التماس تمہارے اُس طرف آتے ہین لوازم اخلاص بجا لاکر شرف مجلس حضور حاصل کرین وہ طلب سے پشیمان ہوکر پہلے قلعہ بند ہوئے اور آخر کو قلعہ سے نکالکر قریہ جنگ مین قریب قندھار مصاف کرکے دونون بھائیون نے شکست پائی اور جو فرصت قلعہ مین آنے کی نہ تھی شاہ بیگ ارغون یساول کی طرف اور محمد مقیم زمین داور کی سمت بھاگا اور بادشاہ نے قلعہ قندھار کو مسخر کیا خزانے اور نفائس امیر ذوالنون کے ہاتھ آئے القصہ سب کو امرا اور افسران سپاہ پر قسمت کیا

حکومت قندھار اور زمین داور ناصر میرزا کو تفویض فرما کر منصور و مظفر کابل کی طرف تشریف لیگیا اور شیبانی خان اُس سال محمد مقیم ارغون کے اغوا سے کہ زمین داور سے داوری کے واسطے اُسکے پاس گیا تھا قندھار کی طرف متوجہ ہوا اور ناصر میرزا نے حصاری ہو کر فردوس مکانی سے عرض کیا جواب صادر ہوا کہ حتی الامکان قلعہ کی محافظت مین کوشش کرے اور اگر کار تنگ ہو صلح کرکے آپ کو حضور مین حاضر کرے تو باتفاق عوض اُسکے ممالک ہندوستان سے اپنے تصرف مین لا دیا جائیگا آنحضرت کو طاقت مقاومت شیبانی خان نہ تھی دغدغہ کلی بہم پہونچا کر ساتھ امرائے مشورہ کیا اور کہا کہ کوئی جائے امن اپنے واسطے پیدا کرنا چاہیے اور بدخشان یا ہندوستان کو مسخر کرنا چاہیے والا رہنا کابل کا بہت دشوار ہے ایک جماعت نے بدخشان کو تجویز کیا اور بعضون نے ہندوستان کو ترجیح دی فردوس مکانی شق آخر کو پسند کرکے ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے اور ننگنہار مین اقامت کرکے بعضے امور کے سبب کہ بے سامانی تمام ہندوستان کی فسخ عزیمت کرکے پھر کابل سے اور انہی دنون مین ناصر میرزا نے قلعہ سے برآمد ہو کر آپ کو بھائی کی ملازمت مین پہونچایا تھا اور شیبانی خان مع حصار شہر قلعہ اوک کو محاصرہ مین رکھتا تھا بعضے اخبار سُنکر عبداللہ سلطان کو مع اولاد امیر ذوالنون کے اُسکی تسخیر کے واسطے چھوڑا اور خود خراسان کی طرف علم مراجعت کا بلند کیا اور اُس عرصہ مین قلعہ قندھار کا دوبارہ ارغونیہ کے تصرف مین آیا عبداللہ سلطان اپنی ولایت کیطرف گیا اور کابل کے باشندے مطمئن ہو کر بستر فراغت پر سوئے اور اُس سال کہ سنہ ۹۱۳ نوسو تیرہ ہجری مین تھے شب سہ شنبہ ماہ ذیقعدہ کی چوتھی تاریخ کو قلعہ اوک کابل مین شہزادہ متولد ہوا مصرع شاہ فیروز بخت شد تاریخ ہوا اور سنہ ۹۱۴ نوسو چودہ ہجری مین فردوس مکانی افغانان ہند پر فوج کش ہوئے اور اُس عرصہ مین ایک جماعت مقبول نے نسبت خسرو شاہ کے فرصت دیکھکر عبدالرزاق میرزا ابن الغ بیگ میرزا کو بادشاہ بنایا اور تین چار ہزار آدمی اُسکے پاس فراہم ہوئے اور فساد عظیم حادث ہوا چنانچہ بادشاہ پر تہور ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ کے پاس مع پانسو آدمی کے کہ زیادہ نہ رہے تھے کابل کی طرف روانہ ہوا لیکن وہ حضرت باوجود اس احوال کے ہمت اُس فساد کے دفع پر تعین کرکے کابل سے روانہ ہوئے اور مخالفون سے ایسے لڑے کہ داستان اسفندیار او افراسیاب کی منسوخ ہوئی اور بہ نفس نفیس خود اُس دن مخالف کے پانچ بہادر دن سے مقابل ہو کر زخم تیر و شمشیر پیہم مارتے تھے اور اسامی اس جماعت کی یہ ہی علی شب کور او علی سیستانی اور نظر بہادر اوزبک او یعقوب تیز جنگ او آ اوزبک بہادر چنانچہ وہ پانچون آدمی کہ بازوے لشکر مخالفین تھے مارے گئے میرزا عبدالرزاق گرفتار ہوا ہزیمت اُنکی شامل حال ہوئی اُسوقت فردوس مکانی نے اُسے آزاد کیا اور جب دوسری مرتبہ مصدر فتنہ ہوا مقتول ہوا اُسکے بعد ولایت خسرو شاہ کی اوزبکون کے تصرف مین آئی مردم بدخشان نے جادۂ اطاعت سے قدم باہر رکھا اور ہر ایک گوشہ مین ایک سردار پیدا ہوا اور زبیر نام ایک شخص کہ ساتھ راعی کے ملقب تھا قوی تر سب سے ہوا جان میرزا باتفاق والدہ کلان شاہ بیگم کے کہ وہ بدخشان کے شاہان قدیم کی نسل سے تھی اُس ملک کی طمع مین پڑا اور بادشاہ سے رخصت لیکر اُس طرف روانہ ہوا شاہ بیگم بدخشان کے اطراف مین پہونچی جان میرزا کو پیشتر زبیر راعی کے روبرو بھیجا اور خود آہستہ پیچھے جاتی تھی ناگاہ لشکر میرزا ابا بکر کاشغری دو چار ہوا شاہ بیگم کو گرفتار کرکے میرزا ابا بکر کے پاس لیگئے اور جب جان میرزا زبیر راعی کے مقابل ہوا زیادہ ایک نفر سے اُسکے نزدیک نچھوڑا مانند محبوسون کے نگاہ رکھا اور یوسف علی کوکلتاش نے کہ جان میرزا کا نوکر قدیم تھا ستر آدمیون سے رات کے وقت زبیر راعی پر تاخت لاکر اُسے قتل کیا اور جان میرزا کو بادشاہی پر مقرر کیا اور واقعات بابری مین مرقوم ہے کہ بدخشان کے بادشاہ قدیم کہ شاہ بیگم اُنکی نسل سے تھی اپنا نسب ساتھ سکندر فیلقوس کے پہونچاتے تھے اور سنہ ۹۱۶ نوسو سولہ ہجری مین

جو درمیان مملکت شاہ اسمٰعیل صفوی بادشاہ ایران اور شیبانی خان کے فاصلہ نرہا اور اوزبک متعرض سرحد قزلباش ہوتے تھے شاہ اسمٰعیل صفوی نے ایلچی کو شیبانی خان کے روبرو بھیجکر نامہ لکھا کہ ہاتھ تعرض دامن مملکت عراق سے کوتاہ کرے اور یہ بیت اس مین درج کی **بیت** نہال دوستی بنشان کہ کام دل ببار آرد ٭ درخت دشمنی برکن کہ رنج بیشمار آرد ٭ شیبانی خان نے درجواب لکھا کہ دعوی سلطنت اور معارضہ بادشاہون کے ساتھ اُس شخص کو پہونچتا ہی کہ باپ اور دادا جسکے بادشاہی کرتے رہے ہین اور ساتھ خویشی کے تیرے تئین کہ آق قوینلو دعوی خلافت کرنا معنی نہین رکھتا ہی اور بھی اُس وقت سلطنت ساتھ تیرے پہونچی ہی کہ مثل میرے کوئی بادشاہ وارث اقالیم سبعہ درمیان مین نہو **مصرع** گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ٭ اور عصا اور ایک کچکول تحفہ بھیجا کہ میراث تیرے باپ کا اور کام تیرا یہی ہی **بیت** نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند ٭ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ٭ اور اگر قدم اپنی حد سے باہر رکھیگا سر اپنے سے اندیشہ کر **بیت** عروس ملک کسے در کنار گیرد چست ٭ کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند ٭ شاہ اسمٰعیل نے درجواب تحریر کیا کہ اگر سلطنت میراث ہوتی پیشدادیون سے کیانیون کو نہ پہونچتی اور ساتھ چنگیز خان کے منتقل نہوتی تجھے کہان سے پہونچتی اور یہ کہ تو نے لکھا ہی **بیت** عروس ملک کسے در کنار گیرد چست ٭ کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند ٭ میرا بھی قول یہی ہی **مصرع** جانان سخن از زبان ما میگوئی ٭ اب مین تجھے سمجھا اگر جنگ کو باہر آویگا اور باتین حربگاہ مین مجھسے لویگا اور جو تین یہ چرخہ اور تکلا کہ مین نے تیرے پاس بھیجا ہی اپنے روبرو رکھ اور ایسے کام کی طرف رجوع ہو کہ تیرے لائق ہی **فرد** بس تجربہ کردیم درین دیر مکافات ٭ با آل نبی ہر کہ در افتاد بر افتاد ٭ اور نامہ کے متعاقب شاہ اسمٰعیل صفوی بھی روانہ ہوا اور حکام اوزبک کو ممالک خراسان سے نکالکر مرو تک کسی مقام مین باگ شدیز عزیمت کی نہ موڑی اس عرصہ مین شیبانی خان نے اول صلاح جنگ مین نہ دیکھی قلعہ مرو مین متحصن ہوا اور آخر کو جب کتاب شاہ اسمٰعیل صفوی کے متضمن سرزنش بسیار و معنی ملامت بیشمار پہونچی خلائق سے شرمندہ ہو کر باہر آیا اور مصاف کر کے منہزم ہوا اور مع پانسو آدمی کے کہ وہ سب سلاطین اور امرا زادے تھے چہار دیواری مین کہ راہ باہر جانے کی نہ رکھتے تھے داخل ہوا اور قزلباشون نے تعاقب کر کے شیبانی خان کو مع تمامی مراد سلاطین قتل کیا اُسوقت جان میرزا نے یہ خبر بدخشان مین فردوس مکانی کو بھیجی اور خود قندز کیطرف گیا اور لکھا کہ فرصت غنیمت ہی جلد تشریف اسطرف ارزانی فرمایئے اور مملکت موروثی یعنی فرغانہ وغیرہ پر متصرف ہوجیے وہ حضرت بتعجیل ۹۱۶ نو سو سولہ ہجری مین حصار کی طرف گئے اور باتفاق میرزا جان آب امویہ سے عبور کر کے حصار کے حوالی مین پہونچے لیکن اوزبک اُس مقام کو مضبوط رکھتے تھے کچھ کام پیش رفت نہ گیا بادشاہ قندز مین آئے اُسوقت خانزادہ بیگم ہمشیر فردوس مکانی کہ سمرقند کے محاصرہ مین شیبانی خان کے ہاتھ آئی تھی اور وہ اپنے عقد نکاح مین لایا تھا شاہ اسمٰعیل صفوی نے اُسکو مرو سے باعزاز تمام قندز مین بھیجا آنحضرت نے جان میرزا کو مع تحف و نفائس شاہ اسمٰعیل صفوی کے پاس ہرات مین بھیجکر کمک طلب کی اور خود حصار کیطرف روانہ ہوئے اور جو سلاطین اوزبک نخشب مین کہ اب ساتھ قرشی کے مشہور ہی اجماع رکھتے تھے اُنکی جنگ مین صرفہ نہ دیکھکر جا ہاے قلب مین در آیا اور چند عرصہ مین جب جمعیت بہم پہونچی اور ایک قوت پیدا ہوئی ہمراہ اُنکے جنگ کر کے غالب ہوا اور حمزہ سلطان اور مہدی سلطان کہ اسیر ہوتے تھے قتل ہوئے اور بادشاہ نے جان میرزا کو کہ اُس دن جانسپاری کی تھی سرفراز فرمایا اور اس درمیان مین احمد سلطان اور صفوی علی اور علی قلیخان استاجلو اور شاہرخ خان افشار شاہ اسمٰعیل صفوی کیطرف سے کمک کو پہونچے چنانچہ حصار اور قندز اور بغلان

تصرف مین آیا اور جمعیت آنحضرت کی قریب ساٹھ ہزار کے پہونچی بخارا کیطرف عنان عزیمت معطوف فرمائی اور سلاطین اوزبک مثل عبداللہ خان اور جانی بیگ سلطان کو بسپا کر کے بخارا پر متصرف ہوئے اور نصف ماہ رجب سنہ مذکور مین وہان سے سمرقند تشریف لیگئے تیسری مرتبہ خطبہ اور سکہ اُس شہر کا اپنے نام جاری کیا اور اُس جگہ مقام کر کے ناصر میرزا کو کابل کی حکومت پر تعین فرمایا اور لشکر شاہ اسمٰعیل صفوی کو بھی نہایت اعزاز اور احترام سے رخصت دیکر آٹھ مہینے تک اس بلدہ جنت نشان مین سر بر عیش و کامرانی پر متمکن رہے اور جب لشکر بہمن نے رخصت سفر باندھا فصل بہار پہونچی اوزبک کہ ترکستان کی طرف گئے تھے مع سپاہ آراستہ جلوہ گر ہوئے اور تیمور سلطان کہ قائم مقام شیبانی خان ہوا تھا ہمراہ عبداللہ خان اور جانی بیگ سلطان کے بخارا کی تسخیر کے واسطے متوجہ ہوا اور فردوس مکانی انکا پیچھا کر کے بخارا کی طرف گرم عنان ہوئے اور سلاطین مذکور نے بخارا کے قریب جنگ کی اور آنحضرت شکست کھا کر بخارا مین آئے اور اوزبکون کے غلو سے وہان مجال توقف نہ پائی پھر سمرقند مین داخل ہوئے اور اُس بلدہ مین بھی آرام میسر نہوئی حصار اور شادمان کیطرف گئے اور اُسوقت نجم الثانی اصفہانی کہ سپہ سالار سپاہ قزلباش ہو القصد تسخیر بلخ اُس طرف آیا تھا فردوس مکانی نے اُس سے ملاقات کی اور ملک سور وقتی کی طمع پھر جاگزین ہوئی القصہ نجم الثانی نے تھوڑی توجہ مین قلعہ قرائش کو اوزبکون سے لیکر قتل عام کیا اور عدد مقتولون کا پندرہ ہزار پہونچا اور مولانا بنائی ازانجملہ تھا اور بعد اس فتح کے نجم الثانی نے نہایت عجب و نخوت مین باتفاق فردوس مکانی غجدوان کیطرف جا کر قلعہ کو محاصرہ کیا اور سلاطین اوزبکیہ بخارا سے بسامان تمام غجدوان مین آنکر جنگ مین مشغول ہوئے اور نجم الثانی کو مع اکثر لشکر قزلباش قتل کیا اور فردوس مکانی اپنی جمعیت لیکر حصار اور شادمان کیطرف متوجہ ہوئے اور امرائے مغل کہ ہمراہ تھے بیوفائی کر کے ایک شب کو آنحضرت پر شبخون لائے آنحضرت نے عریان اور پابرہنہ خیمہ سے برآمد ہو کر عاقلانہ آپکو بارک حصار مین پہونچایا اور وہ جماعت جو شب کو لشکرگاہ مین تھی تاراج کر کے متفرق ہوئی فردوس مکانی پھر اُس حدود مین صلاح توقف نہ دیکھکر کابل مین آئے اور ناصر میرزا کو غزنین کی حکومت دیکر سنہ ۹۲۴ نوسوچوبیس ہجری مین سواد دیجور کیطرف کہ ساتھ افغانان یوسف زئی کے تعلق رکھتا تھا گئے اور جب افاغنہ نے اطاعت نہ کی ہزار افغان کو قتل کر کے انکے زن و فرزند اسیر کیے اور وہ ولایت خواجہ کلان کو عنایت فرما کر مراجعت کی اور جب بادشاہ سکندر لودھی بادشاہ ہند فوت ہوا بادشاہ ابراہیم لودھی نائب مناب اُسکا ہوا امرائے افغان نے جو نہایت قوی تھے نفاق پر کمر باندھی جسطرح کہ اطاعت اُسکی چاہیے تھی نہ کی اس سبب سے انتظام نے مملکت ہند سے کنارہ قبول کیا فردوس مکانی فرصت پا کر عازم تسخیر ممالک ہند ہوئے اور چار مرتبہ اس ملک پر چڑھائی کی پانچوین مرتبہ گوہر مقصود ہاتھ مین لائے اور دار الملک دہلی کے شاہ ہوئے اول مرتبہ سنہ ۹۲۵ نوسو پچیس ہجری مین دریائے سندہ کے کنارے تک کہ اسوقت ساتھ نیلاب کے شہرت رکھتا ہے سوار ہوئے جس شخص نے سر اطاعت سے پھیرا اُسکے قتل و قید مین قیام کیا اور آب نیلاب سے عبور کر کے بھرہ تک کہ پرگنات معتبرہ پنجاب سے ہے گیا اور اس سبب سے کہ وہ حدود اکثر اوقات اولاد امیر صاحبقران کے تصرف رہے تھے رعیت مطیع اور فرمانبردار ہوئی اور تاخت و تاراج کے صدمہ سے ایمن ہوئی اور اُسکے لشکر مین جلد چار لاکھ شاہرخی خزانہ مین داخل کیے فردوس مکانی نے ایلچی مولانا مرشد نام کو سلطان ابراہیم کے پاس بھیجکر پیغام دیا کہ جو وہ ولایت اکثر اوقات صاحبقران کی اولاد اور دولتخواہون کے تصرف مین تھی اب بھی بھرہ کو مع توابع اور لواحق اس طرف چھوڑین تو دوسری ولایتون مین تمہاری تعرض نہ پہونچے اسوقت خبر تولد فرزندکی آنحضرت کو پہونچی جو تسخیر ہند پیش نہاد ہمت تھی موسوم ساتھ ہندال میرزا کے کیا اور اُس ولایت کو آب چناب تک حسین بیگ آتکہ کے سپرد فرما کر خود

کہکران کی ولایت کی سمت متوجہ ہوئے اور رہا تھی کہکر تے قلعہ پر ہالہ مین متحصن ہوکر رایت مجادلہ بلند کیا اور آخر کو ایک دن
قلعہ سے برآمد ہوکر اُس مقام مین کہ محل تردد زیادہ ایک سوار سے نہ تھا جنگ مین ایستادہ ہوا دوست بیگ کے ہاتھ
سے کہ سردار آنحضرت کا تھا شکست پائی اور جو فرصت قلعہ کے داخل ہونے کی نہ پائی کوہستان کی طرف بھاگا اور قلعہ
مع خزانہ اور دفینہ بادشاہ کے تصرف مین آیا اور ولایت بہرہ اور سندھ کے مابین کی محمد علی جنگ جنگ کے سپرد کرکے
کابل کی طرف مراجعت فرمائی اور دوسری مرتبہ اواخر ۹۲۵ھ نوسو پچیس ہجری مین بقصد تسخیر لاہور استعداد کرکے کابل سے
روانہ ہوئے اور اثناے راہ مین تادیب الوس یوسف زئی کی فرض جانکر تاخت و تاراج کیا اور زراعت بھی اُسکی پامال اور
خراب کی اور جب پشاور مین پہونچا قلعہ کو تعمیر کرکے آب سندھ سے عبور کیا چاہتا تھا ناگاہ خبر آئی کہ سلطان سعید کاشغر سے
متوجہ تسخیر بدخشان ہے اس واسطے عزیمت لاہور فسخ کرکے میرزا محمد سلطان ابن سلطان اویس مالیقراے بن منصور بن عمر شیخ
بن امیر تیمور صاحبقران کو مع چار ہزار سوار لاہور مین نامزد کیا اور خود کابل کی طرف متوجہ ہوا اور جب اثناے راہ مین خبر
سلطان سعید کے بازگشت کی پہونچی فردوس مکانی نے بخاطر جمع افغانان خضر خیل کے سر پر کہ وہ رہزنی مین مبادرت کرتے تھے
تاخت کرکے ہلاک کیا اور غنیمت بہت سپاہ کے ہاتھ آئی پھر کابل کیطرف روانہ ہوئے اور تیسری مرتبہ بسعادت و اقبال ہند کیطرف متوجہ
فرمائی اور ہر منزل مین افغانونکی جست جو کرتے تھے اور جو دستیاب ہوتا تھا اُسے تنبیہ و تادیب فرماتے تھے غرضکہ سیالکوٹ مین
نزول اقبال اور حلول اجلال فرمایا اور وہان کے باشندون نے بعجز تمام امان چاہی اور جان و مال و ناموس سے محفوظ ہوگئے
لیکن جسوقت کہ رایت اژدہا پیکر آنحضرت نے پرگنہ سید پور پر ظل وصول ڈالا وہانکے لوگون نے اول ناساعدت بخت سے نشان مخالفت
کا بلند کیا اور تیغ اہل جغتائی نے اُنکی سر افشانی کی اور کچھ افراد مردم اور آبادی سے نچھوڑا اور تیس ہزار لونڈی غلام اردو مین بہم پہونچے اور غنائم
شمار سے باہر تھی اور مقدم کفار سید پور کا کہ امراے افغان سے متفق تھا مائل نہوتا تھا دستیاب کرکے علف تیغ سیاست کیا اور
پھر کابل کیطرف تشریف لیگئے اور بعد چند عرصہ کے قندھار کی تسخیر کو نہضت فرمائی اور اُس قلعہ کو محاصرہ فرمایا اُسوقت میرزا خان
کی خبر وفات پہونچی فردوس مکانی نے شہزادہ محمد ہمایون کو بدخشان کی حکومت پر بھیجا اور خود بدولت و اقبال تمام گرم سیر کو
تحت و تصرف مین در لائے اور اُن دنون مین خراسان ساتھ شہزادہ طہماسپ اتالیق امیر خان کے مقرر تھا اسواسطے شاہ بیگ
ارغون نے ایلچی بھیجکر شہزادہ کی نسبت اظہار اطاعت کی اور امیر خان نے مقام امداد مین ہوکر فردوس مکانی سے التماس ترک
محاصرہ کی آنحضرت نے قبول نکرکے تین برس تک قلعہ کے محاصرہ سے ہاتھ باز رکھا اور شاہ بیگ عاجز مطلق ہوکر بھکر کیطرف کہ نواح
سندھ سے ہے بھاگا اور قندھار مع مضافات ۹۲۸ھ نوسو اٹھائیس ہجری مین خوزہ دیوان بابری مین آیا اور شہزادہ کامران میرزا کو عنایت
ہوا اور اُندنونمین دولت خان لودھی نے بادشاہ ابراہیم سے متوہم ہوکر اپنے آدمی معتمد فردوس مکانی کے پاس کابل مین بھیجے اور
طلب قدوم کرکے حد سے زیادہ اخلاص و دولتخواہی اظہار کی اور وہ حضرت چوتھی مرتبہ ۹۳۰ھ نوسو تیس ہجری مین قدم مبارک کا ب
دولت مین ڈالکر کوچ پر کوچ کہکران کے درمیان سے قطع مسافت فرماکر شہر لاہور کے چھ کوس ادھر آئے جہاز خان اور مبارک خان
لودھی اور بھکن خان لوخانی کہ امراے پنجاب سے تھے ایک حشر برپا کرکے لشکر ظفر قرین کی طرف متوجہ ہوئے اور آتش
حرب افروختہ کرکے بعد کوشش کشش بہت کے شکست پاکر منہزم ہوئے فردوس مکانی مظفر و منصور ہوکر بلدہ لاہور مین داخل
ہوئے جیساکہ رسم و دستور چنگیزیون کا ہے بازارون کو فال و شگون کے واسطے آگ دیکر جلایا اور تین چار دن کے بعد قلعہ دیپالپور پر
چڑھائی کی اور اُسکو بھی سر کرکے وہان کے اہالیون کو قتل عام فرمایا اور دولتخان لودھی کہ بادشاہ ابراہیم سے باغی ہوکر ملو چکے
دیپالپور

درمیان رہتا تھا اس فتح کے بعد اپنی اولاد میسون علی خان و غازی خان و دلاور خان کے ہمراہ دیبالپور مین آنکر ملازمت آنحضرت حاصل کی اور جالندر اور سلطانپور کے سوا اور بھی پرگنہ جاگیر پائے اور امراے کلانکے سلک مین منتظم ہوا اور مردم ثقہ اور سالخوردہ سے مین نے سنا ہی کہ یہ دولت خان اُس دولت خان لودھی کی نسل سے ہی کہ جسنے ۸۱۶ھ آٹھ سو سولہ ہجری مین چند مدت دہلی کی بادشاہی کی تھی القصہ دولت خان نے کہا تھا کہ مین سمٰعیل جلوانی اور بلبن جلوانی اور دوسرے افغانان نواحی فراہم ہوئے ہین اگر فوج اُسطرف جاکر انکو متفرق اور پریشان کرے نہایت انسب ہی آنحضرت نے یہ بات قبول فرمائی اور افواج بھیجنے کا تہیہ کیا اُس وقت اُسکے چھوٹے بیٹے دلاور خان نے ازروے اخلاص عرض اقدس مین پہونچایا کہ میرے باپ و بھائی غازی خان مکر و فریب سے چاہتے ہین کہ لشکر کو حضرت سے دور کرین و فریب دیکر نقش دغلی کھیلین آنحضرت نے بعد تحقیق و تفحص دولت خانکو قید کیا اور آب ستلج سے عبور کرکے نئے شہر مین نزول اجلال فرمایا اور چند عرصہ کے بعد دونون کے گناہ معاف فرمائے اور قصبہ سلطانپور بنا کیا ہوا اُسی دولت خان کا ہی اور وطن بھی اُسکا تھا اُسکی جاگیر مین مقرر ہوا اسصورت مین باپ بیٹے جب سلطانپور مین پہونچے اہل و عیال اپنے لیکر کوہ لاہور کے دامن مین در آئے فردوس مکانی نے دلاور خانکو خطاب خانخانی فرماکر دونون کی جاگیر تنہا ساتھ اُسکے مقرر رکھی اور دولت خان کے واسطے اُس سال سرہند سے لاہور کیطرف مراجعت کی اور لاہور کی داروغگی میر عبدالعزیز امیر آخور کو مقرر فرمائی سیالکوٹ خسرو کوکلتاش اور دیبالپور بابا قشقہ مغل کہ سلطان علاءالدین لودھی نے اُس عرصہ مین شرف خدمت حاصل کیا تھا تفویض فرمایا اور کلانور کو ساتھ محمد علی جنگ جنگ کے سپرد کرکے عنان معاودت کابل کی طرف معطوف کی اور آنحضرت کی غیبت مین دولت خان اور غازی خان نے حیلہ اور مکر سے دلاور خان مخاطب خانخاناکو دستیاب کرکے اُسکے پانوٴن زنجیر مین کیے اور لشکر جرار سے دیبالپور کی طرف جاکر فیروزپور مین سلطان علاءالدین اور بابا قشقہ مغل سے لڑے اور اُنھین شکست دیکر دیبالپور پر قابض ہوئے سلطان علاءالدین لودھی کابل کی طرف اور بابا قشقہ مغل لاہور مین گیا اور دولت خان نے پانچ ہزار سوار افغان شروانی استخلاص کیواسطے سیالکوٹ مین تعین کیے اور میر عبدالعزیز آخور اور امراے لاہور نے اس امر سے آگاہی پائی اور خسرو کوکلتاش کی کمک کو گئے اور افغانون کے لشکر کو شکست فاحش دیکر مظفر و منصور ہوکر لاہور مین آئے اور اس درمیان مین ایک لشکر بادشاہ ابراہیم لودھی کی طرف سے دولت خان اور غازی خان کے تدارک کو نامزد ہوا تھا حوالی سرہند مین پہونچا اور دولت خان کو پھر فرصت امراے مغل کی مزاحمت کی نہوئی مقابلہ اور مقاتلہ سپاہ بادشاہ ابراہیم لودھی مین روانہ ہوا اور بجوارہ مین اُس لشکر کے مقابل فروکش ہوا سپہ سالار لشکر کو جس طور سے ممکن ہوسکا اپنا شریک کیا امرا اس معنی کو سمجھکر سر لشکر کے بے اطلاع آدھی رات کو کوچ کرکے بادشاہ ابراہیم کے پاس گئے مقارن اس حال کے سلطان علاءالدین لودھی کہ کابل کیطرف گیا تھا لاہور مین آنکر فرمان امراے مغل کے نام اس مضمون کا لایا کہ امداد سلطان لودھی کی کرکے دہلی مین جاوین اور تسخیر کرکے ساتھ اُسکے سپرد کرین دولتخان و غازی خان اس مضمون کو دل مین لاکر آدمی امراے فردوس مکانی کے پاس بھیجکر بولے کہ سلطان علاءالدین لودھی ہمارا شہزادہ ہی اور ہماری غرض یہ ہی کہ وہ بادشاہ افغانون کا ہووے پھر اُسے تم ہمارے پاس بھیجو تو سریر دہلی پر بٹھا کر یہ مملکت سرہند کی فردوس مکانی کے تعلق اور تصرف مین رکھتا رہے اس مقدمہ مین جب دولتخان اور غازیخان نے قسمین مغلظہ کھائین اور عہد کیا اور ایک عہدنامہ مہر قضات اور اکابر درست کرکے بھیجا امراے لاہور نے اتفاق کرکے سلطان علاءالدین لودھی کو غازی خانکے پاس بھیجا غازی خان نے اُسے فوز عظیم جانکر اپنے بھائیون کو مع اور امراے افغانان اُسکے ہمراہ کرکے دہلی مین روانہ کیا اور خود

باقتضاے وقت پنجاب مین رہا اور سلطان علاءالدین لودھی بادشاہ ابراہیم لودھی سے جنگ کرکے منہزم اور منکسر اور
پریشان اور بدحال ہوا اور پنجاب کیطرف آیا غازیخان نقض عہد کرکے بالشکر مستعد و جرار کلانو مین گیا اور محمد علے خنگ
جنگ تاب مقاومت نہ لاکر کلانور سے لاہور کیطرف آیا اور غازیخان نے کلانور پر قبضہ کرکے بیر سرور مین مقام کیا اور جب فردوس
مکانی کی خبر توجہ سُنی وہان سے پراگندہ ہوکر ملوٹ مین گیا اور جایون اور آدمیون کو وہان چھوڑکر خود دامن کوہ مین
درآیا اور وہان سے دہلی مین جاکر بادشاہ ابراہیم لودھی کو دیکھا اور وہ وہان یہانتک رہا کہ جنگ فردوس مکانی اور
بادشاہ ابراہیم مین قتل ہوا اور فردوس مکانی نے موسم بہار مین شہر کابل مین بزم نشاط آراستہ کی اور جبتک اُس بلدہ
فردوس قرین مین رونق افزا رہا صبح و شام مے گلرنگ کی شراب اور خوبان سیم اندام کی صحبت اور مجالست مین اشتغال فرمایا
**نظم** مے و معشوق و گلزار جوانی ✤ ازین خوشتر چہ باشد زندگانی ✤ نہادہ بر یکے کف ساغر مل ✤ گرفتہ در دگر کف دستہ گل ✤
جہان اینست و این خود در جہان نیست ✤ دگر ہست این عجب جز یکزمان نیست ✤ القصہ آنحضرت نے بعد انقضای فصل بہار
بساط نشاط اُٹھائی جب خبر علاءالدین لودھی کی شکست اور نالائقی غازی خان اور افغانان لودھی کی پائی ہمت والانہمت
اُنکے دفع پر تعین فرمائی پانچوین مرتبہ روز جمعہ غرہ ماہ صفر سنہ ۹۳۲ نوسو بتیس ہجری مین خیر البشر علیہ وعلی آلہ صلوٰۃ اللہ الملک الاکبر کی
ہدایت ازلی اور عنایت لم یزلی سے کابل سے کوچ کرکے قریہ یعقوب مین خیام سپہر احتشام برپا کیے اُسوقت خواجہ حسین دیوان
لاہور نے ایک خزانہ کہ محصول خالصات سے ارسال کیا تھا پہونچا اور شہزادہ محمد ہمایون نے بھی بدخشان سے آنکر آستان بدر
والا گہر کی سعادت حاصل کی اور لشکر خوب ہمراہ لایا اور خواجہ کلان بیگ بھی کہ عظماے ارکان دولت سے تھا غزنین سے آکر
شرف یاب حضور سعادت دستور ہوا اُسکے بعد فردوس مکانی نے جشن عظیم آراستہ کرکے ہر ایک ملازمان درگاہ کو اقسام
احسان سے خوش دل کیا اور لاہور کی طرف سوار ہوتے اثنا ے راہ مین گینڈے کے شکار مین توجہ فرمائی بہادران
سیستان اور بدخشان اور جوانان توآمد سمرقند و خراسان نے کہ صفت گینڈے کی سُنی تھی اور آنکھو نسے نہ دیکھا تھا از رُوے
ذوق میدان مین آنکر چند گینڈے زندہ گرفتار کیے اور کتنون کو ہلاک کیا اور آنحضرت نے ماہ ربیع الاول کی پہلی تاریخ کو آب سندھ
سے عبور کیا اور بخشیان عظام نے سپاہیان خاصہ اور سپاہ امرا اور منصبدارون کا شمار کیا دس ہزار آدمی قلم بند ہوئے اور آب بہٹ
سے عبور کرکے جب سیالکوٹ مین پہونچے سلطان علاءالدین لودھی پھر مجلس حضور مین آیا اور آنحضرت نے تمام کیا اور اُسکی
نظرون مین ایک وقر اور ایک شوکت ظاہر ہوئی اور محمد علی جنگ جنگ اور خواجہ حسین مشرف دیوان نے بھی وہان لقد شرف حصول
خدمت حاصل کیا دولت خان اور غازی خان کہ حسب ظاہر آپ کو سر جملہ نوکران بادشاہ ابراہیم سے شمار کرتے تھے چالیس ہزار
سوار لیکر آب راوی کے کنارے اور لاہور کے قریب فراہم ہوئے اور جب بادشاہ کے قریب پہونچنے سے خبر پائی بیدست و پا ہوکر
بلا جنگ متفرق ہوئے دولت خان مع اپنے بڑے بیٹے علی جان کے قلعہ ملوٹ مین در آیا اور غازی خان کوہ پایہ کیطرف بھاگا
اور فردوس مکانی نے قلعہ ملوٹ کے قریب جاکر محاصرہ کیا اور دولت خان نے امان کے سوا مفر اپنا نہ دیکھا قلعہ سے برآمد ہوکر ملازمت
مین پہونچا اور قبل اُسکے دولت خان آنحضرت کے عزم رزم مین دو تلوارین حمایل کرکے زبان لاف و گزاف مین کھولتا تھا اس
واسطے ملازمان شاہی نے دونون تلوارین اُسکی گردن مین لٹکائین اور حضوری خدمت مین جب دو زانو بیٹھنے مین تعلل کرتا تھا
ہاتھ اُسکی گردن مین ڈالکر خواہی نخواہی دو زانو بیٹھنے کی تاکید فرماتے تھے اور ہرچند فردوس مکانی اُس سے خبرین استفسار
فرماتے تھے غلبہ خوف سے وہ قدرت تکلم پر نرکھتا تھا اور باوجود اُسکے تمام گناہ اُسکے معاف ہوتے تھے اور آنحضرت نے اپنے قریب جگہ دی

قلم عفو اُسکے دفتر جرائم پر کھینچا اور جب عوام الناس نے قلعہ پر ہجوم لاکر تاراجی شروع کی وہ امرا کی ممانعت سے ممنوع نہوا
آنحضرت نے پٹھان افغانون کے حفظ ناموس کے واسطے سوار ہوکر چند تیر اُنکی طرف ڈالے اتفاقاً ایک تیر قتل پر ایک مردم معتبر
شہزادہ ہمایون کے آیا خلائق متنبہ ہوئی اور اہل وعیال افغانون کے قلعہ سے سلامت نکلی فردوس مکانی قلعہ مین داخل
ہوئے اور اموال وجواہر اور تحف نفیسہ سے اسقدر محظوظ نہوئے تھے کہ غازی خان کے کتب خانہ کے ملنے سے خوشدل
ہوئے کس واسطے کہ غازی خان علم سے بہرہ کامل رکھتا تھا اور شعر خوب سمجھتا تھا اسلیے ہر قسم کی کتابین نفیس صحیح خوشخط جمع
کی تھین القصہ بعضی اُنمین سے اپنی ذات خاص کے واسطے نگاہ رکھین اور کچھ شہزادہ محمد ہمایون کو دیکر باقی شہزادہ کامران میرزا
کے واسطے کابل کیطرف بھیجین اور دوسرے دن وہان سے کوچ کرکے غازی خان کے تعاقب مین روانہ ہوا اور خان خانان اور
غازی خان فرصت پاکر مجلس سے برآمد ہوا اور آنحضرت کے روبرو آنکر عنایت گوناگون سے متمتع اور مسرور ہوا اور جو فوجی
آگے بڑھکر پیش وپیش غازی خان کے اُردو پر تاخت لاتے تھے اور کسی مقام مین اُسے چین نہ لینے دیتے تھے بادشاہ ابراہیم
لودھی کے روبرو گیا اور دولت خان لودھی اُنھین دنون مین قضائے الٰہی سے فوت ہوا اور فردوس مکانی نے جب لشکر
افغانون کو زبون اور اپنے صاحب مالک سے مقام نفاق مین دیکھا عازم تمامی ممالک ہندوستان کی تسخیر کا ہوکر دہلی کی طرف متوجہ
ہوا اور شاہ عماد الملک شیرازی مولانا محمد مذہب اور خانخانان سلطان ابراہیم کی طرف سے آئے اور عرضیان اُنکی کہ مشتمل آنے
کی ترغیب وتحریص مین تھین گذرانین اور جب آنحضرت نے آب گھگر کے کنارے نزول کیا سمع مبارک مین پہونچا کہ حمید خان
حاکم حصار فیروزہ کیطرف سے مع لشکر اُس نواح کے سر راہ آتا ہی لہذا حکم محکم کے مطابق شہزادہ ہمایون مع تمامی مردم مثل خواجکلان
اور سلطان محمد دولدی اور جان بیگ اور خسرو بیگ اور ہندو بیگ اور عبد العزیز اور محمد علی جنگ جنگ وغیرہ اُسکے دفع
کے واسطے متوجہ ہوا اور جنگ کے بعد حمید خان کو مفرور کرکے مظفر اور منصور باپ کی خدمت مین آیا اور یہ وہ اول جنگ شہزادہ
والا قدر کی تھی اُسکے صلہ مین حصار فیروزہ اور جاگیر جالندہ پائی اور اُنھین دو تین روز مین افغان جلوانی نے کہ امرائے
سلطان ابراہیم سے تھے مع دو تین ہزار سوار اُردوے بابری مین پیوستہ ہوکر اظہار اخلاص اور دولتخواہی کی اور جب
شاہ آباد کی دو منزل پر اُردو جہان پہونچا خبر آئی کہ سلطان ابراہیم مع لشکر گران سنگ جنگ دہلی کے آہنگ مین برآمد
ہوکر اس طرف متوجہ ہوا اور داؤد خان اور حاتم خان ستائیس ہزار سوار سے تین چار کوس اُردو کے آگے روان ہین فردوس مکانی
نے حسین تیمور سلطان اور مہدی خواجہ اور محمد سلطان میرزا اور عادل سلطان میرزا کو مع تمام آدمیون کے کہ سلطان جنید برلاس
اور شاہ حسین برلاس ازانجملہ تھے دشمن کے مقدمہ پر تعین کیے اور یہ طلوع صبح کے وقت غنیم پر پہونچے اور جنگ عظیم کرکے اُنکو
سر دست آگے سے پسپا کیا سچ ہی **بیت** چو شہ رانجت باشد یار ورہبر * سپاہش ہاد وان گرد ومظفر * اور حاتم خان مارا گیا
اور جماعت کثیر دستگیر ہوئی اور سات ہاتھی نامی اور جنگی دستیاب ہوئے پھر اس لشکر نے بھی فتح وفیروزی سے بازگشت
کی بادشاہ نے اور دن کی عبرت کے واسطے تمام اسیرون کو بانواع عقوبت قتل کیا اور اُس منزل مین کہ امر فتح کرآئے تھے
چھ دن مقام کیا اور استاد علی قلی کو حکم فرمایا کہ ارابون کو بطرز روم ایک دوسرے کو ریسمان خام گاو سے استوار باندھکر پیادہ
توپچی کے واسطے حصاری کرین اُسوقت عدد لشکر سلطان ابراہیم لاکھ سوار سے کم نہ تھا اور ایک ہزار فیل جنگی ہمراہ تھا اور فردوس مکانی
کی سپاہ بارہ ہزار سے زیادہ نہ تھی اور پانچہزار مرد شبخون کے طور پر اردوے بادشاہ ابراہیم پر گئے اور چونکہ غنیم واقف تھا
کچھ کام اور تدبیر نہ بن پڑی پلٹ آئے اور سلطان ابراہیم نے دلیر ہوکر افواج کو آراستہ کیا اور تعجیل تمام قصبہ پانی پت کیطرف روانہ ہوئے

فردوس مکانی یہ خبر سنکر برانغار او رجرانغار کو آراستہ کرکے بسرعت روانہ ہوئے پانی پت کے آگے چھ کوس پر لشکر خصم کے مقابل فروکش ہوئے سلطان ابراہیم نے یہ خبر سنکر اُسی دن نزول کیا اور دوسرے دن کہ روز جمعہ اور شہر رجب کی نوین تاریخ تھی افغان جنگ پر آمادہ ہوکر پانی پت کی طرف متوجہ ہوئے اور فردوس مکانی نے برانغار شاہزادہ ہمایون اور خواجہ کلان بیگ اور سلطان محمد دولدی اور ہندو بیگ اور ولی بیگ خازن اور پیرقلی سیستانی کے سپرد فرمائی جرانغار پر محمد سلطان میرزا اور مہدی خواجہ اور عادل سلطان او رجنید برلاس کو مقرر فرمایا اور میمنہ پر حسین تیمور سلطان اور میرزا مہدی کو کلتاش او رشاہ منصور اور دوسرے امرا تعین ہوتے اور میسرہ پر میر خلیفہ اور تردی بیگ اور محب علی خلیفہ اور دوسرے سردارون نے قیام کیا اور خسرو کو کلتاش اور محمد علی خنگ جنگ میرزا سلیمان بن خان میرزا ہراول کے ہمراہ ہوئے اور عبدالعزیز امیر آخور بعضون کے ہاتھ پیوستہ ہوئے اور ولی قراول اوج برانغار میں اور قراقوزی بہادر اوج جرانغار مین مقرر ہوئے اور ملک قاسم تولقمہ برانغار پر اور علی بہادر تولقمہ جرانغار پر معین ہوئے اور سلطان ابراہیم کی جب افواج معرکہ مین آئی اور جیسے کہ رسم ہندیون کی ہے برق کی طرح حملہ آور ہوئے اور جسوقت کہ قریب گئے شتابی مین انکے فرق آیا پھر مردم تولقمہ دست راست وچپ سے گھوڑون کو چمکا کر مخالفون کے پس پشت گئے اور افواج میمنہ او رمیسرہ بھی حملہ کرکے جنگ مین مشغول ہوئی اور ایک جماعت قول سے جرانغار اور برانغار کی مدد کو گئی اور پہرون چڑھے سے دوپہر تک تنور جنگ نے گرمی قبول کی اور حرب وضرب کے بازار نے رونق پکڑی نظم برآمد خروشیدن گیرو دار ❊ درآمد بر نہار از ان روزگار ❊ زخون یلان خاک آغشتہ شد ❊ تو گفتی زمین ارغوان گشتہ شد ❊ عاقبت الامر قادر علی الاطلاق کے حکم سے بادشاہ ابراہیم لودھی مع پانچ یا چھ ہزار سوار کے میدان جانستان مین قتل ہوا نسیم فتح وظفر فردوس مکانی کے رایت کے پرچم پر چلی اور جوا تبک بادشاہ ابراہیم کا قتل مشخص اور دریافت نہوا تھا لشکر منصور نے سپاہ مقہور کا پیچھا کرکے افغانون کی قتل مین تقصیر اور تاخیر نہ کی اور خیل خیل ہاتھی دستیاب کیے فردوس مکانی جنگ گاہ سے پیشتر روانہ ہوئے بادشاہ ابراہیم کے اردو اور اثاثہ کی سیر کرتے تھے اور آب خون کے کنارے نزول اجلال فرمایا اور اس مقام مین سلطان ابراہیم لودھی کا سر کہ مقتولان معرکہ کے درمیان سے لاتے تھے نظر مبارک مین گذرانا اور از روی روایت صحیح اُس روز تمام معرکہ اور تعاقب کے وقت سولہ ہزار مرد افغانان نے شربت فنا چکھا اور ہندیون کی تقریر سے پچاس ہزار آدمیون نے جام ممات کا نوش کیا انمین پانچ ہزار مرد ایک مقام مین سلطان ابراہیم کے قریب قتل ہوے تھے اور شہزادہ محمد ہمایون اور خواجہ کلان اور شاہ منصور اور ولی خازن بتعجیل عجیل خزانون کے ضبط کے واسطے آگرہ کیطرف روانہ ہوئے اور محمد سلطان میرزا اور مہدی خواجہ اور سلطان جنید برلاس اموال کے محافظت کے واسطے دہلی گئے اور فردوس مکانی بھی پیچھے سے سہ شنبہ کے دن رجب کی بارھوین تاریخ کو دہلی مین تشریف لائے چنانچہ بروز جمعہ شیخ زین صدر نے منبر پر جاکر خطبہ بنام نامی اس بادشاہ کشور کشا کے پڑھا اور آنحضرت نے سیر قلعہ اور تفرج عمارات شہر کرکے زیارت قبور مشائخ اسلام اور سلاطین با احترام کی بجالائے اُسکے بعد آگرہ کی طرف سوار ہوئے اور جمعہ کے دن بائیسوین ماہ مذکور دار السلطنت آگرہ مین نزول ہوا اور قلعہ آگرہ کی تسخیر کی عزیمت کہ تصرف مین بادشاہ ابراہیم کے لوگون کے تھا ہوئی بکرماجیت راجہ گوالیار کہ بادشاہ ابراہیم کے ہمراہ تھا جنگ مین مارا گیا اور اُسکے آدمی نے جو قلعہ آگرہ مین تھا شاہزادہ ہمایون کو ایک الماس بوزن آٹھ مثقال کے کہ خزانہ سلطان علاء الدین خلجی مالوہی سے دست بدست انکو پہونچا تھا اور جوہریون نے قیمت اسکی نصف خراج کرۂ زمین تمامی ربع مسکون کی تشخیص کی تھی پیشکش کیا اور شاہزادہ محمد ہمایون نے اُسکو بادشاہ کی نذر کیا آنحضرت نے قبول فرماکر پھر

شاہزادہ کو بخشا اور اہل حصار آگرہ نے کہ داؤد گرانی اور فیروز خان سور اور سلطان ابراہیم کی والدہ ازانجملہ تھے جان و مال کی امان طلب کی اور پانچوین دن قلعہ کو تفویض کیا اور واقعات بابری مین لکھا ہی کہ بعد حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین بادشاہان اسلام نے ہندوستان مین اکثر غلبہ پایا ہی ایک سلطان محمود غزنوی نے کہ مدت مدید تک اُسنے اور اُسکی اولاد نے ہندوستان کی بادشاہی کی دوسرے سلطان شہاب الدین غوری اور اُسکے توابع نے سالہائے دراز تک اُس دیار مین بادشاہی کی تیسرے مین ہون لیکن میرا کام سابق کلمان بادشاہون کے ہرگز مشابہت نہین رکھتا کس واسطے کہ سلطان محمود تسخیر ہندوستان کے وقت بادشاہ ماوراء النہر اور خوارزم اور خراسان تھا اور شمار اُسکی افواج کا اگر دولاکھ نہ تھا تو ایک لاکھ سے زیادہ تھا اور تمامی ہندوستان مین اُسوقت ایک بادشاہ نہ تھا ہر ایک ولایت مین ایک راجہ حکومت کرتا تھا اور سلطان شہاب الدین غوری اگرچہ بادشاہ خراسان نہ تھا لیکن اُسکا بھائی سلطان غیاث الدین بادشاہ خراسان تھا اور وہ بھی ایک لاکھ اور بیس ہزار سوار سے ہندوستان مین آیا اور اُسے سخر کیا اور اُسوقت بھی ہندوستان ملوک طوائف تھا اور مین اول مرتبہ کہ ہندوستان مین آیا ڈیڑھ ہزار یا دو ہزار مرد سے زیادہ رکھتا تھا اور دوسری مرتبہ بارہ ہزار آدمی میرے ہمراہ رکاب تھے اور مین حاکم بدخشان اور کابل اور قندھار کا تھا اور اس ولایت سے نصفی معتد بہ ساتھ میرے نہین پہونچا ہی اور نصفی ولایات اپنی ایسی تھین کہ غنیم کی نزدیکی کے سبب مدد کلی کو محتاج تھا اور مملکت ہندوستان بہرہ سے بہار تک تصرف مین افغان کے تھی اور حساب کے روسے وہ ولایت گنجایش پانسو آدمی کی رکھتی تھی اور لشکر سلطان ابراہیم لودھی مین معرکہ کے دن لاکھ سوار تھے اور علاوہ اُسکے ایکہزار فیل جنگی رکھتا تھا اور باوصف اس حال کے اوزبک غنیم کو پیچھے چھوڑ کر ساتھ ایسے غنیم مثل بادشاہ ابراہیم لودھی کے کہ اس جمعیت مین تھا از روے توکل مین لڑا اور مشقت میری ضائع نہوئی ہندوستان مفتوح ہوا اور یہ سعادت میری سعی اور ہمت سے مشاہدہ نہوئی بلکہ مین عنایت اور کرم آلہی جانتا ہون اور فردوس مکانی انتیسوین ماہ رجب کو شاہان ہند کے خزانون اور دفینون کے ملاحظہ کے واسطے گیا تین لاکھ اور پچاس ہزار روپیہ نقد اور ایک خزانہ دربستہ ہمایون میرزا کو مرحمت کیا اور محمد سلطان میرزا کو چارقب اور پٹکہ اور شمشیر مرصع اور دولاکھ روپیہ امداد فرمایا تمام میرزاؤن اور امیرون اور سپاہیون حاضر و غائب اور طلبہ بلکہ سوداگر اور جمیع مردم کو کہ اُس سفر مین ہمراہ تھے علی قدر مراتب خزانہ سے حصہ پہونچایا اور اپنے عزیزون اور آشناؤن کو سوغات خراسان اور سمرقند اور کاشغر اور عراق مین بھیجے اور مکہ اور مدینہ اور کربلای معلے اور نجف اشرف اور مشہد مقدس اور اکثر مزارات متبرکہ مین زر کثیر ارسال رکھا اُس حدود کے متحصن کو خوشدل کیا اور واسطے ہر ایک مردم کابل مرد و زن اور بندہ اور آزاد اور خرد و بزرگ و فقرا و غنی کے ایک شاہرخی کہ ایک مثقال نقرہ ہی سرسم ارسال فرمایا انکو بھی خوشحال اور محظوظ فرمایا اور جو کچھ بادشاہون نے سالہاے دراز مین فراہم اور اندوختہ کیا تھا ایک مجلس مین صرف کیا وجہ شہرت قلندری آنحضرت کی تمام خلائق پر روشن اور مبرہن ہوئی اور جو ہندوستانی مغلون سے ہراسان تھے داخل اہل مین نہوے جو شخص جہان تھا مضبوط ہوکر اُسنے علم مخالفت بلند کیا جیسا کہ قاسم خان سنبھل مین اور علیخان فرملی میوات مین اور محمد زیتون دھول پور مین اور تاتار خان بن مبارک خان گوالیار مین اور حسین خان لوحانی رابری مین اور قطب خان اٹاوہ مین اور عالم خان کالپی مین اور نظام خان بیانہ مین سالک مسلک بغاوت کے ہوئے اور آب گنگ کے اُسطرف جو اضلاع افغانان بزرگ مثل نصیر خان لوحانی اور معروف خان فرملی وغیرہ تصرف مین لاتے تھے اور سلطان ابراہیم کی بھی طاعت جیسی واجب ہی نکرتے تھے چنانچہ نصیر خان لوحانی اور معروف خان فرملی ضرورت کیواسطے متفق ہوئے بہار خان ولد دریا خان لودھی کو بہ سلطان محمد

ملقب کرکے اپنا حاکم کیا اور مع لشکر کثیر قنوج سے دو تین منزل آگرہ کیطرف آکر مقام کیا مقارن اس حال کے افغان جلوانی بھی فردوس مکانی سے روگردان ہوکر اُنکے پاس گئے اور اہالی قرایا اور اصحاب مدائن سر مخالفت اُٹھاکر رہزنی مین مشغول ہوئے جیسا کہ قوت آدمیون کا اور علف گھوڑون کا دشواری سے دستیاب ہوتا تھا اور بھی اُس سال حرارت ہوای تابستان حد اعتدال سے گذری آدمی بہت قوم مغل سے ہلاک ہوئے اس سبب سے خواجہ کلان و دیگر جمیع امرا نے اتفاق کرکے عرض مین پہونچایا کہ صلاح دولت کابل کی معاودت مین ہے آنحضرت نے غضبناک ہوکر فرمایا کہ ایسی مملکت ساتھ اس مشقت کے تصرف مین لایا ہون چھوڑنا اور تنگنا ے کابل مین گرفتار ہونا کیا لایق ہے اور آدمیون کے ارادہ نے تکرار قبول کی بادشاہ نے بضرورت سب امرا کو ایک مجلس مین حاضر کرکے فرمایا کہ ہمارا دل چاہتا ہی کہ ہندوستان مین توقف فرمائین جس شخص کو ہماری رفاقت منظور ہے یہان رہے اور جو کوئی کہ کابل کی روانگی کا میل رکھتا ہی و شوق سے جاوے کچھ مضائقہ نہین ہی یہ کلام سب امرا کو ثابت ہوا کہ آنحضرت کسی طرح ہندوستان سے دست کش نہونگے لاچار ہندوستان کی سکونت اختیار کی مگر خواجہ کلان کہ اکثر فتوحات ہندوستان اُسکی سعی سے ظہور مین آئی تھین لیکن علالت اور حضرت بھی بہت ہند مین آ سے پہونچی تھی کابل کی روانگی کا عازم جازم ہوا فردوس مکانی نے حکومت کابل اور غزنین کی اُسے مرحمت فرمائی اور کابل کیطرف روانہ کیا اور اُسنے رخصت کے وقت عمارات دہلی کی ایک عمارت پر یہ بیت لکھی بیت

اگر بخیر و سلامت گذر زسند کنم ﷻ سیاہ روے شوم گر ہواے ہند کنم ﷻ

اور جب ہندوستانیون کو معلوم ہوا کہ فردوس مکانی بھی بہ مجرد صاحبقران کیطرح ہند کو چھوڑ کر ولایت کو نجا ئینگے آمد و رفت شروع کی پہلے شیخ گھورن مع دو تین شخص کے دو آب کے درمیان سے آکر نوکر ہوا اور علیخان فرملی بھی میوات سے کہ اس زمانہ مین بیٹے اُسکے کسی تقریب سے گرفتار ہوگئے تھے درگاہ مین حاضر ہوا ساتھ طبل اور نقارہ کے سرفرازی پائی اور وہ عظیم جسمین ضرب المثل تھا اور ہمیشہ پان منہ مین رکھتا اور کبھی سپر و شمشیر اپنے سے جدا نکرتا اور اُسکے بعد فیروز خان اور شیخ بایزید فرملی مع جمعیت اپنی آئے اور جاگیرین پائین اور محمود خان لوحانی اور قاضی جیب بھی حاضر ہوکر جاگیرہا ے مناسب سے خوشدل ہوئے اور آسودگی اور امان ظاہر آئی بہت قصبے اور پرگنے ضبط مین آئے اس درمیان مین بین خان افغان نے قلعہ سنبھل کو محاصرہ کیا اور قاسم سنبھلی نے اظہار اطاعت کرکے بادشاہ کے ملاحظہ مین عریضہ بھیجا کہ بین خان افغان نے مجھے قید کیا ہی میری کمک فرمائیے بادشاہ نے میرزا محمدی کوکلتاش کو اُسطرف روانہ کیا یہان تک کہ وہ آب جون سے عبور کرکے بین خان سے لڑا اور اُسے شکست دیکر مفرور کیا اور قاسم سنبھلی رہین احسان بے پایان ہوکر قلعہ میرزا محمدی کوکلتاش کے سپرد کرکے دولتخواہون کے سلک مین منسلک ہوا فردوس مکانی نے سنبھل شاہزادہ ہمایون کو عنایت فرمایا اور افغان شرقی پر اُنھین نامزد کیا اور جب شاہزادہ قنوج کے اطراف مین پہونچا افغانان شرقی کہ چالیس ہزار سوار تخمیناً تھے بلا جنگ جونپور کی طرف بھاگ گئے از انجملہ فتح خان شروانی مع اپنی قوم شہزادہ کی ملازمت مین حاضر ہوا شہزادہ نے اُسے تسلی دی اور مہدی خواجہ کو اُسکے ہمراہ کرکے درگاہ مین بھیجا اور بادشاہ نے فتح خان شروانی پر نوازش فرماکر مجلس شراب مین طلب کیا اور طبوس خاص اُسے عنایت فرماکر جاگیر خوب مرحمت کی بسبب اس لطف کے اکثر افغان نوکر بادشاہی چغتائی ہوئے القصہ نظام خان حاکم بیانہ کہ رانا سنکا سے خائف تھا اُسنے بھی اطاعت اظہار کی اور فردوس مکانی طالب قلعہ ہوئے جب نظام خان نے انکار کیا بابا قلی بیگ کو واسطے تاخت اور محاصرہ کے بھیجا اور یہ قطعہ بخط خاص مرقوم کرکے روانہ کیا

قطعہ

باترک ستیزہ مکن ای میر بیانہ ﷻ چالاکی و مردانگی ترک عیانست ﷻ

گر زود نیائی و نصیحت نہ کنی گوش ﷻ آنجا کہ عیانست

چہ حاجت بہ بیانست ﷻ نظام خان حاکم بیانہ اطاعت نا کردہ قلعہ سے برآمد ہوا اور بابا قلی بیگ سے جنگ کرکے شکست دیکر

پھر قلعہ مین در آیا رانا سنکا اس حال سے مطلع ہوا اور فرصت غنیمت شمار کرکے عازم اُسکے اخراج کا ہوا نظام خان نے عاجز ہوکر ایلچی درگاہ مین ارسال کیا اور اظہار ندامت کے بعد استغفار کی جب بادشاہ نے اسکا جرم معاف کیا ملازمت مین حاضر ہوکر قلعہ کو سپرد کیا اور بیس لاکھ تنگہ کی جاگیر اُسکے واسطے دوآب کے درمیان مین مقرر ہوئی اُس عرصہ مین منکٹ راے نے کہ گوالیار کے حکام قدیم کے خاندان سے تھا ایک کافر خانجہان نام کے اتفاق سے لشکر گوالیار پر لیجا کر تاتار خان کو اُس قلعہ مین محاصرہ کیا تاتار خان کہ قلعہ گوالیار کو تصرف مین رکھتا تھا وہان کے زمیندارون کے تسلط کے سبب سے اطاعت بادشاہی اظہار کی اور آنحضرت سے کمک کا مستدعی ہوا اور پیغام کیا کہ اگر ایک جماعت لشکر بادشاہی سے آوے قلعہ انکے سپرد ہوگا آنحضرت نے رحیم داد اور شیخ گھورن کو کمک کے واسطے روانہ کیا اور اُنھون نے وہان جا کر منکٹ راے کے قلعہ کو محاصرہ سے خلاص کیا تاتار خان نے اپنے اقرار پر عمل نہ کیا اہالیان سلطانی کو قلعہ کے اندر راہ نہ دی لیکن شیخ محمد غوث کہ ایک مرد درویش تھا اور مرید کثرت سے رکھتا تھا اُس قلعہ مین مقیم تھا رحیم داد کو پیغام دیا کہ کسی حیلہ سے قلعہ مین داخل ہو اُسکے بعد تاتار خان کا علاج آسان ہوگا رحیم داد نے تاتار خان کو کہلا بھیجا کہ مین منکٹ راے کے شبخون سے ایمن نہین ہون اگر اجازت ہو چند آدمیون سے قلعہ مین در آون اور لشکر تمام حصار کے باہر رہے آپکا بڑا احسان ہوگا اور جو منکٹ راے اور خانجہان ابتک اس حدود مین تھے تاتار خان نے قبول کیا رحیم داد مع چندکس قلعہ مین داخل ہوا اور ایک شخص اپنے متعلقون سے تاتار خان کی تجویز سے دروازونکے قریب چھوڑا تو اُسکے متعلقان ضروری کو قلعہ کے اندر آنے دے لیکن تاتار خان نے غرور کے نشہ سے بیخود ہوکر احتیاط اور ہوشیاری کی رعایت سے غافل ہوا اور اُس شب کو نہایت غفلت سے بستر استراحت پر سویا اور دربان کہ اکثر شیخ محمد غوث کے مرید تھے اُس شخص سے موافق ہوے اُسی رات کو بعض ضروریات لانیکے بہانہ سے ایک جماعت کثیر لوا جمّ غفیر قلعہ کے اندر لائے اور علی الصباح تاتار خان نے اس حال سے خبر پائی سکوت کے سوا چارہ ندیکھا پھر قلعہ رحیم داد کے سپرد کرکے آگرہ گیا اور امرا کے سلک مین منتظم ہوا اور بیس لاکھ تنگہ انعام پائے اور محمد زیتون نے بھی دھولپور سے آنکر امارت پائی اور جو حمید خان اور سارنگ خان اور دیگر افغانون نے حصار فیروزہ پر فساد برپا کیا تھا حسین تیمور سلطان اور ابو الفتح ترکمان نے اُسطرف تاخت لاکر اُنھین سزا کو پہونچایا اور سنہ ۹۳۳ نوسو تینتیس ہجری مین خواجہ اسد کہ کابل سے عراق کیطرف شاہ طہماسپ صفوی کے پاس ایلچی گری کے واسطے گیا تھا سلیمان نامے ترکمان کے ساتھ آیا اور سوغاتین لایا ازانجملہ دو لونڈیان چرکس کی تھین بادشاہ کو اُنکی طرف نہایت میلان خاطر ہوا اور اُسی عرصہ مین بادشاہ ابراہیم کی والدہ نے کہ نہایت عزت اور توقیر پائی تھی اور ساتھ احمد چاشنی گیر اور دیگر باورچیون کے کہ وہ اصل مین نوکر بادشاہ ابراہیم کے تھے موافقت کرکے زہر خاصہ مین بادشاہ کے کہ خشک اور قلیہ خرگوش کا تھا آمیز کیا اور بقدرت خدا سے بادشاہ کو اُس کھانا کھانے کی کہ ایک یا دو لقمہ کھاتے تھے پھر رغبت نہوئی ہاتھ کھانے سے کھینچ لیا اور بکر رستے کرکے اس بلا سے نجات پائی مصرعہ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت بعد اور بعد لوازم تفحص و تجسس داروغہ مطبخ اور باورچیون نے جو بیان واقع تھا عرض کیا بادشاہ نے صدق و کذب کے امتحان کے واسطے اُس طعام مین سے کسیقدر کتے کو دیا کتا اُسی دم پھول گیا اور ایک شبانہ روز حرکت نہ کی اور خدمتگارون نے بھی امتحاناً اس مین سے قدرے کھایا تھا بہزار مشقت سے رہائی پائی بادشاہ غضبناک ہوا داروغہ مطبخ کا پوست کھچوایا اور باورچیون اور اُسکے مددگارون کو بانواع عقوبت قتل کیا اور بادشاہ ابراہیم کی والدہ کا مکان غارت کرکے محبوس کیا اور شاہ ابراہیم کے فرزند کو بھی میرزا کامران کے پاس کابل مین بھیجکر فارغ البال ہوا اور شہزادہ محمد ہمایون کہ ممالک شرقی کی طرف گیا تھا حدود جونپور کو قبض و تصرف مین لایا اور سلطان جنید برلاس کے سپرد کرکے مراجعت کی اور جب کالپی مین آیا عالم خان حاکم کالپی نے اُسکی ملازمت حاصل کی اور ہمراہ رکاب آگرہ مین آیا اور نوازش سلطانی سے سرفراز ہوا اور رانا سنکا کی حکایت یہ ہے کہ

وہ بزرگ ترین راجہا سے ہند ہو اور قبل ظہور اسلام اور ارتفاع رایات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دولت و سروری اُسکے خاندان مین تھی اور میوات ولایت اُسکی ہو اور راجہ دہلی اور راجہ اجمیر کو کہ سلطان قطب الدین نے مستاصل کیا تھا مع رانا سنکا ایک قبیلہ سے تھے رفتہ رفتہ اُنکے اجداد آپس مین ایک ہو گئے اور اُس زمانے مین کہ فردوس مکانی بادشاہ ہندوستان ہوئے ایک لاکھ راجپوت اُنکے ظل رایت مین تھے اور سلطان ابراہیم کے بہت امرا کہ فردوس مکانی کی اطاعت مین نہ آئے تھے ساتھ اُسکے ملحق ہوتے تھے اور محمود خان بیٹا سلطان سکندر کا مع دس ہزار سوار کے اُسکے پاس گیا اور رہاڑوار کے راجہ برم دیو اور نرسنگھ دیو اور راجہ چندیری موسوم میدنی رائے اور راول دیو ولد داؤد سنگھ اور راجہ دونگرپور اور رائے چندربھان چوہان اور مانک چند چوہان و رای دلیپ وغیرہ مع پچاس یا ساٹھ ہزار سوار راجپوت کے مطیع اُسکے ہوئے اور حسن خان میواتی دس ہزار سوار سے مددگار اُسکا ہو کر بقصد جنگ و استخلاص ہندوستان مع دو لاکھ سوار آگرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ حضرت جو بعضے امراے ہند پر اعتماد کلی نہ رکھتے تھے ہر ایک کو ایک سرحد کے ضبط کے واسطے تعین کیا خود مع لشکر مغل کہ کابل سے انکے ہمراہ آئے تھے اور چار آدمی امراے ہند سے کمال خان اور جلال خان فرزندان سلطان علاء الدین اور علی خان قرملی اور نظام خان بیانہ نے آگرہ سے کوچ کیا جب ضلع کانوہ عملداری بیانہ مین پہونچے مقام فرمایا اور عزم جزم اور نیت ثابت و راسخ و مصمم غزا اور جہاد غنیم پر کیا اور اُس یورش مین شہزادہ محمد ہمایون کو کہ اُس وقت تک شراب سے متنفر تھا مجلس شراب مین حاضر کر کے اپنے ہاتھ سے پیالہ اُسے دیا اور اطراف بیانہ مین طرفین کا مقابلہ ہوا قراولان بادشاہی جو مخبری کو گئے تھے مغلوب اور زخمی ہوئے اور مردم قلعہ بیانہ بھی برآمد ہو کر غنیمون سے لڑے اور شکست فاحش پا کر قلعہ بند ہوئے اور رعد غضا اور تردد بہت اُنکے دلون مین پیدا ہوا ہیبت خان نیازی سنبھل کیطرف بھاگا اور حسن خان میواتی دشمن سے جا ملا اور ہر روز اطراف مملکت سے اخبار موحش پہونچنے لگین اور محمد شریف منجم کہ مرد عمدہ تھا سبب زیادتی خوف کو میونکا ہوتا تھا اور ہر لحظہ کہتا تھا کہ مریخ مغرب کیطرف ہے جو شخص اسطرف سے جنگ کریگا البتہ مغلوب ہو جاویگا اور بادشاہ نے مجلس مشورہ کی آراستہ کی اور جنگ کے بارہ مین گفتگو کی اکثر بولے کہ چونکہ دشمن کا غلبہ ظاہر ہے بہتر یہ کہ قلاع بزرگ و رنگین مردم معتمد کے سپرد کر کے خود بدولت ونفس نفیس پنجاب کیطرف روانہ ہو دین اور مدد غیبی کے منتظر رہین آنحضرت نے تامل فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ بادشاہان اسلام جو عالم کے اطراف واکناف مین ہین کہینگے کہ انھون نے حیات کو غنیمت جانکر ایسی ایک مملکت ہاتھ سے دی سزاوار جوانمردی اور بہادری کے وہی ہے کہ ہم دل شہادت پر رکھکر جان سے کوشش کرین نظم چو جان آخر از تن ضرورت رود ہمان بہ کہ بارے بعزت رود سرانجام گیتی ہمین است و بس بہ کہ نامے پس از مرگ ماند و بس جب اہل مجلس نے یہ حرف سُنا سب نے متفق اللفظ والمعنی ہو کر ندا الجہاد الجہاد کی بلند کی اور اس بات نے دلون مین تاثیر کی سب نے زبان سے سمعنا واطعنا کے کہولی اور کہنے لگے کہ اس سے کونسی سعادت بہتر ہے کہ مقتول شہید اور قاتل غازی ہو سب نے جواب دیا کہ ہم قسم کھاتے ہین کہ معرکے سے ہم کبھی منہ نہ موڑینگے اور اس بارہ مین قسم کلام ملک العلام کی کھائی اور بادشاہ کہ لب لب جام سے نہ اُٹھاتا تھا اور کبھی بے صراحی اور پیالہ کے نہ رہتا تھا اُسوقت بموجب اس بیت کے **بیت** چند باشی ز معاصی مزہ کش ٭ تو بہ ہم ہمزہ نیست بکش ٭ مے نوشی بلکہ جمیع مناہی حتی کہ ریش تراشی سے توبہ نصوح کیا اور تمغے ممالک محروسہ کے مسلمانون کو بخشے اور اس بارہ مین فرمان تمام قلمرو مین ارسال فرمائے اور سہ شنبہ کے دن نوین جمادی الآخر سنہ مذکورہ کو کہ روز نوروز تھا صفہاے جنگ ترتیب دیکر بدستور روم ارابے آتشبازی کے آراستہ کر کے افواج کے آگے رکھکر دشمن کیطرف کہ تین کوس پر تھا روانہ ہوا اور ایک کوس مسافت طے ہونے کے بعد نزول کر کے جوانان صاحب داعیہ لشکر کو ساتھ افسری ملک قاسم ادریا باغشتہ مغل کے قراولون کو مخالف کے لشکر کیا

اور انھون نے کارنمایان ظہور مین پہونچائے اور تیرہوین ماہ مذکور کو وہان سے بھی کوچ کرکے بدستور روز اول ایک کوس راہ جاکر موضع کانوہ عملداری بیانہ مین فروکش ہوئے اور ابھی فراشون نے خیمہ برپا نہ کئے تھے کہ مخالفان با افواج بیشتر اور فیلان کوہ پیکر ظاہر ہوئے اور باوصف اُسکے کہ محمد شریف منجم مانع ہوکر دلیلین کرتا تھا فردوس مکانی ملتفت نہوئے مع لشکر کہ بیس ہزار سے زیادہ متجاوز نہ تھے مثل جنگ سلطان ابراہیم کی صفوف ترتیب کین کہتے ہین عدد اُنکے سردارون کے کہ ہر ایک قطر مین اقطار ہند سے تھا قاید ایک جماعت کفار سے تھی ندیدہ پہونچتی تھی اور وہ عشرہ کفر نے عشرہ مبشرہ کی نقیض پر نشان شقاوت بلند کئے تھے اور اپنے دستور سے میمنہ اور میسرہ اور قلب و جناح آراستہ کرکے نہایت دبدبہ اور صلابت سے معرکہ مین در آئے اور لشکر اسلام کیطرف افواج نظام الدین علی خلیفہ عہد کے موافق ترتیب ہوئی اور آسنے اُس مقدمہ مین داد سعی اور اجتہاد کی دی اور یہ تجویز ہوئی کہ بادشاہ قول مین رہے اور قول کے داہنے طرف حسین تیمور سلطان اور سلیمان شاہ اور خواجہ دوست خازن اور یونس علی بیگ اور شاہ منصور برلاس اور درویش محمد ساربان اور عبداللہ کتابدار اور دوست بیگ آغا کے سپرد ہوئے اور قول کی بائین سمت عالم خان بن بادشاہ بہلول لودھی اور شیخ زین صدر اور محب علی اور تردی بیگ اور شیر افگن اور آرائش خان اور خواجہ حسن دیوان کے سپرد ہوئے اور دوسری جماعت دیوانیون کی مردم ہر ایک اپنے موضع مین ایستادہ ہوئے اور برانغار شہزادہ محمد ہمایون میرزا کو ارزانی ہوئی اور اُسکے یمین قاسم حسین سلطان اور احمد یوسف اور ہندو بیگ قوچین اور خسرو کوکلتاش اور ملک قاسم اور بابا قشقہ مغل اور قوام بیگ ولد شاہ ولی خازن اور میرزا قنبر علی اور پیر علی شیبانی اور خواجہ پہلوان بدخشی اور عبدالشکور اور سلیمان آغا ایلچی عراق اور حسین ایلچی سیستان جا دمقرر ہوئے اور برانغار کی بائین طرف شیدیز شاہ اور محمد کوکلتاش اور خواجگی اسد سرجاندار اور خانخانان ولد دولتخان لودھی اور ملک داؤد کرانی اور شیخ گھورن ہر ایک بسیج اُس مقام کے کہ فرمان ہوا تھا ایستادہ ہوئے اور جرانغار ساتھ سید خواجہ کے رجوع ہوئے اور داہنی اور بائین اُسکے محمد سلطان میرزا اور عادل سلطان اور عبدالعزیز امیر آخور اور محمد علی جنگ جنگ اور قتلق قدم اور امیر خان جی میرزائی مغل اور جان بیگ انکہ اور جلال خان اور کمال خان جو بادشاہ علاء الدین کی اولاد سے تھے اور علی خان اور شیخ زادہ فرملی اور نظام خان بیانوی تعین ہوئے اور تولقمہ برانغار تردی بیگ اور مومن انکہ اور رستم ترکمان مع ایک جماعت تو نبیون کے مقرر ہوئے اور تولقمہ جرانغار بھی امرا اور منصبدارون کی تفویض ہوتی اور سلطان بخشی لشکر مع تواچیان اور یساولان کے احکام بادشاہی لشکر آنحضرت کے مقابل ایستادہ ہوا اور روز مذکور سے ایک پہر اور دو گھڑی گذرین تھین کہ فریق من الجنۃ اور فریق من النار نور و ظلمت کیطرح ایک دوسرے کے مقابل آنکر زلزلہ زمین و ولولہ سپہر مین ڈالتے تھے پہلے چیتی و چابکی کفار برانغار اسلام پر تاخت لائے اور خسرو کوکلتاش اور ملک قاسم سے حرب مین مشغول ہوئے اور فرمان کے موافق حسین تیمور سلطان کمک کو گئے اور کفار کو پسپا کیا اور قریب اُنکے لشکر کے پہونچایا اور جلدو بنام آسکے ہوئے اور اُسکے بعد اطراف سے جیسا کہ قاعدہ چغتائی کا ہر سب طرف سے جنگ مین مصروف ہوئے اور جسطرف کمک کی احتیاج ہوتی تھی پہونچاتے تھے اور استاد علی قلی رومی اور دوسرے ہنرمند استعمال آلات آتشبازی مین تقصیر نہین کرتے تھے اور تا بین الصلاتین یعنی تمام عصر تک حرب مین قائم ہو کر کفار جنگ مین راسخ تھے سلطان جرأت اُنکی مشاہدہ کرکے خود بنفس نفیس مع افواج قول و تو نبیون کے شیر و پلنگ کی طرح حملہ آور ہوئے اور جنگ عظیم کے بعد شکست لشکر کفار کو نصیب ہوئی اور پاے ثبات اُنکا اُکھڑ گیا راہ فرار ناپی جیسا کہ حسن خان میواتی کہ قریب دو سو برس سے اُسکے باپ دادا نے باستقلال تمام حکومت کی تھی بندوق کی ضرب سے مارا گیا اور راول دیو اور رای چندر بھان چوہان اور مانک چند چوہان اور کرم سنگہ راجپوت کہ سرداران صاحب شکوہ سے تھے سلک اموات مین منتظم ہوگئے اور رانا سانکا بتنہا

عجب دنخوت سے آیا تھا وہ بھی ہزار ذلت وخواری معرکہ سے بھاگا اور اس فتح نامدار کے بعد فردوس مکانی کو فرمانون مین غازی لکھتے تھے اور فتح اسلام تاریخ ہوئی اور بادشاہ نے حکم کیا کہ پہاڑکی چوٹی پر جوکہ موضع جنگ تھا ایک منارمخالفون کے سر سے بناوین اور محمد شریف نجومی کو عتاب خطاب کے بعد ایک لاکھ تنگہ عنایت فرماتے اور ممالک محروسہ سے نکال دیا اور محمد علی خنگ جنگ اور عبدالملک قورچی اور شیخ گھورن کو کہ اپنی جاگیر مین تھے الیاس خان کے سر پر کہ درمیان دوآب کے خروج کیا تھا مقرر کیا اور انھون نے جاکر اُسے قتل کیا اور وہان سے کوچ کرکے میوات کی تسخیر کے واسطے روانہ ہوئے ناہر خان ولد حسن خان میواتی نے اطاعت کے سوا کوئی تدبیر اور علاج نہ دیکھا بادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے عنایت خسروانہ اُسپر مبذول فرمائی اور ولایت میوات مع جاگیر حسین تیمور سلطان کو کہ بخطاب برادری ممتاز تھا مع نواح اُسطرف کے دیکر اُسطرف بھیجا اور دارالخلافت آگرہ کی مراجعت کے وقت شہزادہ محمد ہمایون کو کابل اور بدخشان کے انتظام اور تسخیر بلخ کے واسطے مع فتحنامہ اور خزانہ خوب روانہ فرمایا اور محمد علی خنگ جنگ اور تردی بیگ کو حسین خان اور دریا خان افغان کہ اندنون مین چندوار اور رابری پر متصرف ہوئے تھے اور قطب خان نامدہ مین باغی ہوا تھا اُنپر تعین فرمایا اور حسین خان باجنگ عازم فرار ہوا اور آب جون کے عبور کے وقت بحر فنا مین غرق ہوا اور دریا خان آوارہ دشت ادبار ہوا اور اُسی طور سے محمد سلطان میرزا فساد مین افغان کے دفع کے واسطے قنوج گیا اور بین خان افغان بھی خیرآباد کی طرف بھاگا اور بادشاہ ذی الحجہ کی انتیسوین تاریخ ۹۳۲ھ نوسو چھبیس ہجری مین لعزم شکار کول اور سنبھل کی طرف سوار ہوئے بعد حصول نشاط وآمدہ آگرہ مین معاودت کی اور مرض تپ غب عارض ہوا جب صحت کلی حاصل ہوئی میدنی راے کی استیصال کے واسطے چندیری کی سمت روانہ ہوئے اور میدنی راے راجپوتون کے اتفاق سے قلعہ ارک چندیری مین متحصن ہوا اور لشکر اسلام نے پہونچتے ہی قلعہ کو محاصرہ کیا اور دوسرے دن جب قلعہ فتح ہوا پانچ چھ ہزار راجپوتونکو تیغ بیدریغ کیا اور ایک جماعت کفار مع اولاد واقوام میدنی راے کے مکانین کہ قلعہ کے اندر تھا داخل ہوئی اور دروازہ بند کرکے جنگ مین قیام کیا اور کام ہاتھ سے گیا جسطرح کہ انکی رسم ہے شمشیر برہنہ ایک کے ہاتھ مین دی اور ایک ایک نے اپنی خوشی سے اُسکے پاس جاکر گردن زیر تیغ رکھی اور مقتول ہوئے اور میدنی راے بھی اسی طور سے واصل جہنم ہوا اور قلعہ ولایت دولت قاہرہ کے تصرف مین آیا اور وہ ممالک مسخر ہوئے اور فردوس مکانی مسجدین اور خانقاہین چندیری اور سارنگپور اور رنتھنبور کی جو راسے سین کفار حربی نے رانا اور میدنی راے کے حکم سے انمین مسکن حیوانات کا کرکے گوبر سے لیپا تھا اپنے حال پر لایا اور زین صدر کی حکومت کے سبب سے وہ کثافت اور نجاست زائل ہوئی اور موذن اور جاروب کش معین کرکے وظیفے مقرر کئے اور از سر نو اُس ملک مین اسلام کو رواج دیا اور شیخ زین صدر نے اس فتح کا مادہ دارالحرب تجویز کیا چنانچہ فردوس مکانی نے بدیہہ یہ تاریخ موزون فرمائی

**قطعہ تاریخ**

بود چندے مقام چندیری ⁂ پر زکفار ودار حرب خرب ⁂ فتح کردم بحرب قلعہ آن ⁂ گشت تاریخ فتح دارالحرب ⁂

پھر حکومت چندیری کی اُسکے قدیم وارث احمد شاہ بن محمد شاہ بن ناصر الدین مندوی کو کہ ملازم رکاب تھا تفویض فرمائی اور اس وقت خبر پہونچی کہ ایک جماعت امرا سے کہ افغانان شرقی کے دفع کے واسطے گئی تھی بیصرفہ جنگ کرکے شکست پائی ہے اس سبب سے فردوس مکانی بتعجیل تمام قنوج کی طرف روانہ ہوئے اور رابری مین امراے شکستہ ملحق ہوئے اور بادشاہ جب آب گنگ کے کنارے پہونچے تیس یا چالیس کشتی بہم پہونچا کر پل باندھا اور حسین تیمور سلطان اور بعض امرا نے شروع عبور کیا اور افغانون نے صلاح تو قوت مین نہ دیکھی فرار کو قرار پر اختیار کیا اُسکے بعد حسین تیمور سلطان نے تعاقب کرکے افغانون کو آوارہ کیا اور اُنکے زن وفرزند بہت اسیر کیے اور بادشاہ نے حوالی دریاے گنگ مین شکار کرکے آگرہ مین معاودت فرمائی اور محمد زمان میرزا ولد

بدیع الزمان میرزا کو جو بلخ سے مفرور ہو کر دربار سلطانی مین حاضر ہوا تھا آگرہ کا حاکم کیا اور خود بدولت و اقبال محرم کی پانچوین تاریخ
سنہ نو سو پینتیس ہجری ۹۳۵ مین ماہ سریع السیر کے مانند بجانب گوالیار سوار ہوئے اور قلعہ گوالیار اور نیل گنگی اور عمارات بکرماجیت
اور راجہ مانسنگھ کو کہ اُس حصار مین تھین تفرج کر کے رحیم داد کے باغ و حوض کی سیر کے واسطے تشریف لیگئے اور اُس مقام مین
گل سرخ آتشین کہ بہت کم نظر آتے تھے مشاہدہ ہوئے حکم فرمایا کہ نہال اُسکے آگرہ مین لیجا کر بٹھاوین کس لیے کہ اکثر جگہ دل برنگ
شفتالو ہوتا ہے اور سرخ آتشین بہت کم دستیاب ہوتا ہے اور اسیطرح سے مسجد جامع سلطان شمس الدین التمش کی کہ گوالیار مین ہے زیارت
کر کے بکرات و مرات فاتحہ آمرزش اُسکے واسطے پڑھا اُسکے بعد دار الخلافت آگرہ مین مراجعت فرمائی اور رسالہ واقعات بابری مین
مرقوم ہے کہ ماہ صفر کی تیئسوین تاریخ سنہ مذکور مین ایک حرارت میرے بدن مین اس شدت سے ظاہر ہوئی کہ مین نے نماز جمعہ کی
مسجد مین بہ تشویش تمام ادا کی اور تیسرے روز یکشنبہ کو قدرے تپ لرزہ میرے جسم مین ظاہر ہوا اور اُسوقت مین نظم کرنے رسالہ والدیہ حضرت
عبید اللہ احرار مین مشغول ہوا اور میرے دل مین یہ خیال آیا کہ اگر یہ منظومہ مقبول آنحضرت ہووے مین اس مرض سے نجات پاؤنگا جیسا کہ ایک
شخص کو قصیدہ بردہ سفید پڑا اُسکے ناظم نے مرض فالج سے نجات پائی پس اس رسالہ کو مین نے وزن بحر رمل مسدس مخبون مین کہ سبحہ مولانا
جامی ساتھ اُس وزن کے ہے باختتام پہونچایا اور میری عادت ایسی تھی کہ جسوقت ایسا عارضہ بہم پہونچتا تھا اقل درجہ ایک مہینا یا
چالیس دن طول کھینچتا تھا اس مرتبہ آٹھوین ماہ ربیع الاول کو اُس الم سے مین نے نجات پائی اور مراسم شکر پیش پہونچا کے در باغ
ہشت بہشت مین مین نے بزم طوے ترتیب دی اور جب ایلچی اطراف قزلباش و اوزبک اور ہندوون کے حاضر ہوئے طلا اور
نقرہ مین نے بترازو یعنی بکثرت انہین امداد کیا اور مستحقین اور سادات وغیرہم پر بھی فیض رسان ہوا اور خواندمیر مورخ کتاب حبیب السیر
اور مولانا شہاب الدین معمائی اور میرزا ابراہیم قانونی کہ ہرات سے ہوئے تھے اور ہر ایک اپنے فن مین اپنا نظیر نرکھتے تھے اُسدن انکو طرح طرح
کی اور نوازشات سے ممتاز ہو کر سرحلہ مقربون سے ہوئے اور امرا اور خوانین اور مخصوصان لائق حال اپنے ساچق گذرانکر لوازم شادمانی
بجا لائے اور اُس سال شہزادہ میرزا عسکری کہ ملتان مین تھا حضرت کے حکم کے موافق آیا اور اس تہیہ مین کہ نصرت شاہ کے سر جاوے
کہ اُسی عرصہ مین نصرت شاہ ایلچیون کو بھیجکر مطیع اور منقاد ہوا اور اُس سال برہان نظام شاہ بحری والی احمدنگر نے عریضہ متضمن
تہنیت فتوحات سابقہ و لاحقہ ارسال کر کے اظہار اخلاص اور تملق و کیا اور اُس سال کے آخر مین یہ خبر پہونچی کہ سلطان محمود
ولد سلطان سکندر لودھی ولایت بہار پر متصرف ہوا اور بلوچون نے اتفاق عجیب کر کے ملتان مین علم بغاوت کا بلند کیا ہے بادشاہ
مہمات ملتان کو تعویق مین ڈالکر بہار کی طرف متوجہ ہوئے اور جب کڑہ مین نزول اجلال فرمایا جلال الدین شاہ شرقی نے لوازم
ضیافت اور پیشکش گذرانا رعایت خسروانہ اور عنایت شاہانہ سے سرفراز ہوا اور محمد زمان میرزا بہار کی فتح پر مامور ہو کر بتعجیل روانہ
ہوا اور سلطان محمود تاب نہ لا کر بھاگ گیا اور اُسی عرصہ مین افغانان بہار نے پھر جمعیت بہم پہونچائی اور جنگ پر آمادہ ہو کر آب گنگ
کے کنارے آئے بادشاہ نے عسکری میرزا کو مع لشکر خوب گذر بدری کیطرف بھیجا کہ آب سے عبور کر کے مخالفون کے سر جاوے
اور خود بھی عبور کے تہیہ مین ہوئے حسین تیمور سلطان اور توختہ بوغا سلطان نے بیشتر آب سے عبور کیا اور ساتھ یا اسی مرد ایل
سے افواج غنیم کیطرف متوجہ ہوئے اور اس درمیان مین فوج میرزا عسکری کی کہ آب سے عبور کر گئی تھی نمایان ہوئی افغانون
نے شکستہ دل ہو کر راہ فرار لی اور اس سبب سے کہ نصرت شاہ غاشیہ اطاعت دوش پر لیکر متعہد مہمات افغانان اُس حدود
کے ہوئے اور موسم برسات کا بھی پہونچا بادشاہ نے یکبارگی اس جماعت کی استیصال پر کوشش نہ کی اور سلطان جنید
برلاس کو اُسطرف کا صاحب اختیار کیا اور خود بسعادت و اقبال آگرہ کیطرف معاودت کی اور جب قصبہ منیر مین پہونچے مزار شیخ یحیی پدر شیخ